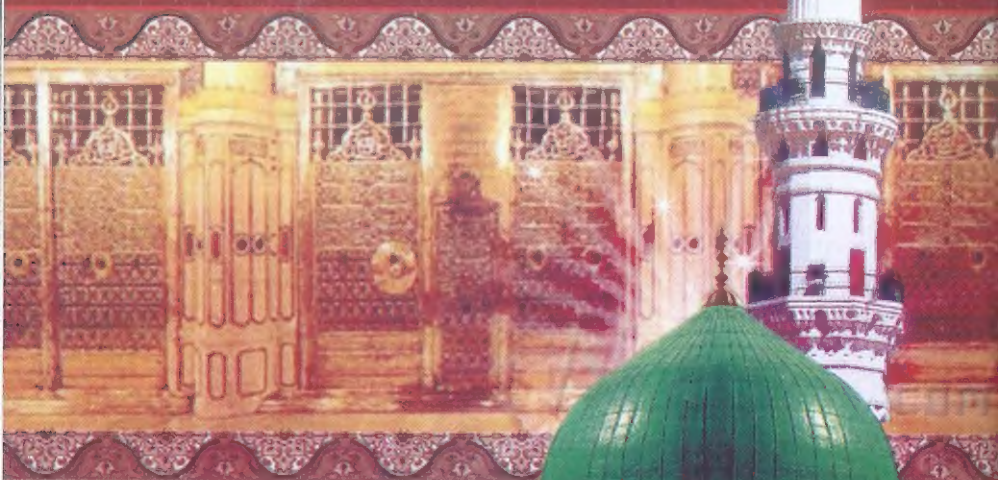


سعيد البيان فی

مولد سيد الانس والجان



تصنيف

حضرت شاه احمد سعيد مجددی فاروقی دہلوی

اردو ترجمہ

استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندریا لوی کشمیری

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویۃ قادریہ سیّدہ نوحۃ اشم سہرت (نور چنگا ندر) امرکودہ ہار دوجہر آباد (41200)

0321/03000/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

سعد البیان مولانا سید الانس خان

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی

نوٹ: سرورق پر اردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندا لوی کشمیری پورہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اردو زبان ہی میں ہے۔

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ (نورنگی نہر) سرگودھا روڈ جہڑ آباد (41200)
0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

دعوت الہدایہ
برادر محترم علامہ محمد عبدالستار صاحب
محکم دلائل
۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء
9429027-0321/0300/0313

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب	سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ
تصنیف	حضرت شاہ احمد سعید مجددی قاروقی دہلوی رحمہ اللہ
اشاعت بار دوم	۱۹۲۰ء
اشاعت بار سوم	۲۰۱۳ء - ۱۴۳۳ھ
صفحات	72
ہدیہ

نوٹ: سرورق پر اردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی ہندیا لوی کشمیری رحمہ اللہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اردو زبان ہی میں ہے اور اس بات کے ثبوت میں ہم کتاب کا عکس ہی شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

..... ملنے کے پتے

☆ دارالعلم داتا دربار مارکیٹ (ستابھول) لاہور

☆ مکتبہ نبویہ شیخ بخش روڈ لاہور

☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سہیلہ ترنول شریف، اسلام آباد

☆ انجمن مہمان محمدیہ رضوی خانقاہ بہاری شریف (ڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر)

☆ دفتر تحریک غلامان اہل بیت خانوہارنی شریف اڈہ سوا اصل فیروز پور روڈ، لاہور

☆ اسلامک میڈیا سنٹر 27- اے شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم سٹریٹ (نزد چوگی نمبر ۱) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)

0300-9429027, 0321-9429027, 0313-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

میزانِ حروف

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا

محبوب رب العالمین سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں یقیناً کامیابی اور فوز و فلاح کی گارنٹی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم سوسائٹی کی ساری تاریخ میں اہل ایمان نے اس مبارک عمل کو مضبوطی سے اختیار کیا اور یہ تسلسل ساڑھے چودہ سو سال پر محیط ہے۔ اس وقت اکابر امت کی عظیم یادگار عمدۃ العارفین، زبدۃ السالکین، قلب جہاں، غوثِ زمان، حبیب الرشید مولانا شاہ احمد سعید مجددی نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز کا ایک نادر میلاد نامہ ”سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ برادرِ مہاجر طاہر قاروقی نورانی اور ان کے ایک دوست کی تحریک پر علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان اسے شائع کرنے جاری ہے۔

فاضل معارف حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ سراج الاولیاء کے لقب اور ایواہلکارم کی کنیت سے معروف تھے۔ آپ کی ولادت یکم ربیع الاول ۱۲۱۷ء ہجری اور وصال ۳ ربیع الاول ۱۲۷۷ء کو ساٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ آپ اٹھائیس برس تک مستدیر ارشاد کی زینت رہے اور مدینہ منورہ میں علمی و تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت نے ساری زندگی تصوف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شریف کی ارشاد و ابلاغ پر صرف کی۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ کے مرید صادق اور خلیفہ مجاز تھے۔ مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبر مبارک کے باہر سمت قبلہ شریف میں مدفون ہوئے۔ آپ کا سلسلہ طریقت حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قدحاری، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی، حضرت خواجہ محمد سراج الدین، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ کے ذریعے سے پھیلا۔ راقم کے جدِ اعلیٰ، حضرت مولانا حافظ سید رسول شہید رحمہ اللہ (خلیب، پادشاہی مسجد بولا شریف) حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ کے منظور نظر مریدین میں سے تھے یوں اپنے اجداد کے مشائخ سے محبت و نسبت ایک فطری تقاضا بھی ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ خدا کے مقرب اور مقبول بندے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ظلم و عرفان کا مرقع بنایا تھا اور ان کا سینہ معرفت الہی کا کھجینہ تھا۔ ایسے

بزرگوں کے حوالے سے کشف و کرامت اگرچہ کوئی بڑی بات نہیں مگر پھر بھی مشہور غنائی عالم، حسین علی داں پجراں بھی اپنے آپ کو خاتہ عالیہ موسیٰ زئی شریف سے وابستہ کہا کرتے تھے۔ لگے ہاتھ حسین علی داں پجراں کا ایک دلچسپ واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔ مولوی محبوب الہی دیوبندی نے ”تحدہ سہریہ“ میں لکھا ہے کہ حسین علی صاحب نے ایک بار درس و تدریس کتب سے قنات قلبی پیدا ہونے کی شکایت کی۔ اس پر حضرت خواجہ محمد عثمان (دامانی) قدس سرہ نے فرمایا، ”کچھ نیت میں غور معلوم ہوتا ہے، ورنہ طریق تفسیر میں اخلاص نیت کے ساتھ دینی کتابوں کا درس و مطالعہ نسبت کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اور روحانی ترقی کا موجب ہے۔“ (صفحہ ۶۵) اُن کے اعتقادی پتلی کے حوالے سے ”اثبات المولد و القیام“ کے اردو مترجم مولانا محمد رشید نقشبندی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ کو فرقہ خالہ دہابیہ سے سخت نفرت تھی۔ آپ کے فرزند گرامی حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی قدس سرہ کا بیان ہے۔

ولم يد كراحد بالسوء الا للفرقة الضالة
الوهابية لعلمهم الناس من قباحة
افعالهم واقوالهم

حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ کسی کی بُرائی نہیں کرتے تھے۔ سوائے دہابیہ کے کمرہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں ان کے افعال و اقوال کی قباحت سے ڈریں۔

اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

وكان قدس سرہ يقول ادنى ضرر
صحبته ان محبته النبي صلى الله عليه
وسلم التي هي من اعظم ارکان
الايمان تنقص ساعة فساعة حتى لا
يبقى منها غير الاسم والرمز فكيف
يكون اعلاء فالعند الحمد عن
صحبته ثم الحمد الحمد عن رفيقه
فاحفظه (منہ)

حضرت فرمایا کرتے تھے کہ دہابیوں کی محبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی محبت جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہے لختہ بہ لختہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نام و نشان کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان کا کیا عالم ہوگا۔ لہذا ان کی محبت سے بچ ضرور بچ بلکہ ان کی صورت تک دیکھنے سے ضرور بالعزور اجتناب کرو۔

(مقدمہ: اثبات المولد و القیام، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ کے احوال کشف کو بیان کرتے ہوئے سید اکبر علی دہلوی رقم طراز ہیں کہ ”ایک روز عشاء کے وقت مولوی حسین علی صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی دروئی فداء (میرے دل و جان آپ پر فدا ہوں) کی خدمت میں حاضر تھے۔ (حضرت قبلہ نے) ارشاد فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ، پھر جب واپس آؤ گے تو جو حالات اور محاطات تمہارے ساتھ پیش آئے ہوں گے، (وہ) مجھ سے پوچھو، ان شاء اللہ تعالیٰ میں سب کو ایک ایک (کر کے) تفصیل کے ساتھ تمہیں بتاؤں گا (اور) تم (کسی) ایک واقعہ میں بھی خطا نہ پاؤ گے۔ واضح رہے کہ اسی واقعہ کو قدرے اپنے الفاظ میں مولانا محبوب الہی خلیفہ مجاز خواجہ خان محمد کندیاں نے اپنی کتاب ”تحدہ سہریہ“ صفحہ ۶۶، ۶۷ پر بھی نقل کیا ہے۔ (مجموعہ فوائد عثمانیہ: ترجمہ: محمد نذیر انجم)

آخر میں ایک دکھ بھری داستان بھی ملاحظہ ہو جو محض ریکارڈ کی درستی، علم اور اہل علم کی خیر خواہی کے پیش نظر رقم کی جا رہی ہے۔ لاہور سے صلاح الدین سعیدی صاحب نے میلاد شریف کے موضوع پر لکھے گئے مختلف مجموعے، رسائل، کتابچے، کتابیں تلاش کیں اور انہیں یکجا کر کے از سر نو شائع کرنے کے لیے مختلف کتب خانوں کو متوجہ کیا بلاشبہ یہ ایک احسن قدم تھا۔ اسی وجہ سے ہم نے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ احترام دیا۔ تبرعے شائع کیے اور احباب کو ان کی طرف متوجہ کیا۔ سعیدی صاحب کے اہتمام سے اس مرتبہ مجموعہ..... ”رسائل میلاد محبوب ﷺ“..... پیش نظر تھا کہ حضرت سراج الاولیاء ابوالکارم شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی رحمہ اللہ مدنی قدس سرہ کا رسالہ ”سید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ دیکھ کر دل خوشی سے جموم اٹھا۔ بندہ از خود اس کی تلاش و جستجو میں تھا۔ کہ اسی بزرگ کی ایک قاری کتاب ”اثبات مولد و القیام“ کا اردو ترجمہ غالباً ۱۹۸۹ء میں حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی بندیا لوی کشمیری رحمہ اللہ (مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے کیا اور اسے مرکزی مجلس رضا لاہور کے اہتمام سے حضرت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ نے شائع کیا بعد ازاں یہی ترجمہ میاں اخلاق احمد مرحوم نے بھی لاہور سے شائع کیا۔ بلاشبہ اپنے موضوع پر یہ مختصر، جامع اور بہت عمدہ کاوش ہے۔ اس بابرکت کتاب کو بار بار شائع ہونا چاہیے اور اس کے مطالعہ کو عام کرنا چاہیے..... ”سید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“..... کے مطالعہ کے دوران ہی چھٹی حس نے تھکک پیدا کر دی۔ کونڈ میں مقیم ہمارے دوست حضرت صاحبزادہ محمد ابراہیم جان مجددی کا نسب تعلق بھی حضرت ابوالکارم شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی قدس سرہ کے

خاندان سے ہے ہمیں ان کے علمی مخزنوں سے سعید البیان کی فوفو کا پی دستیا ہوئی جس کے سبب صلاح الدین سعیدی کے مرتبہ رسائل میلاد کے تمام مجموعوں کے متعلق تھلیک اور عدم المیتان کی صورت پیدا ہوئی اور ان کے تقریباً تمام مجموعوں پر اپنے لکھے تاثرات، تبصروں اور تائیدی کلمات پر اس حوالے سے ذکر ہوا کہ اگر خدا خواست ہر کتاب کے متعلق تحقیق، ترتیب و تدوین میں اسی طرح کی ”کمال احتیاط“ برتی گئی ہے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ بالخصوص ”بقلم خود ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور“ جب کتاب، علم اور تاریخ کا یہ حشر کریں گے تو دیگر پچارے عام مؤرخین کا عالم کیا ہوگا؟ اس وقت ہمارے پیش نظر جس المطالع میرٹھ کا شائع شدہ ایڈیشن ہے یہ ۱۹۲۰ء میں چھپا تھا اور اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تھا ہم نے اصل کو محفوظ کرنے کی غرض سے اسی کا کس چھاپے کو ترجیح دی کہ مذکورہ ایڈیشن محققین اور قارئین کے سامنے رہے۔ صلاح الدین صاحب نے ظلم یہ کیا کہ (۱) کتاب ۶۵ صفحات میں سے صرف سوا انیس صفحے شائع کیے (۲) بقیہ کتاب کو غطف کر دیا جبکہ حذف کرنے کی کوئی وجہ یا وضاحت نہیں کی۔ (۳) یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی جبکہ انہوں نے اس کو فارسی قرار دیا۔ (۴) حضرت مفتی محمد رشید کشمیری مرحوم کو خواہ مخواہ اس کتاب کا مترجم قرار دے دیا۔ (۵) ایسے عظیم بزرگ کہ جنہیں اس زمانے میں بھی عمدۃ العارفین، ذبدۃ السالکین، قطب جہاں، خوش زماں اور حبیب الرشید جیسے القاب سے یاد کیا جاتا تھا ان کا نام عامیانا اعزاز میں لکھنے پر ہی اکتفا کیا۔ ہم نے سعیدی صاحب پر اعتماد کرتے ہوئے کتاب کے لئے نائٹل انجی کی مطومات کی روشنی میں چھپوا دیا تھا مگر بعد میں ثابت ہوا کہ صلاح الدین سعیدی نے تو عیسیٰ کی پکڑی مویٰ کے سر باندھ دی ہے اس پر ہمیں افسوس ہے مگر قصور وار نہیں۔ قارئین اور خصوصاً محققین سے ہماری التماس ہے کہ وہ عبرت پکڑیں اور سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل میلاد کی خوب تحقیق کر لیں اصل ماخذ تک پہنچیں اور پھر اس کے بعد ان کا حوالہ کوڈ کریں نیز سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل پر کبھی، لکھی یا بیان کی گئی ہماری تائیدی آراء و تاثرات کو منسوخ اور کالعدم سمجھا جائے۔ میلاد کریم ﷺ کے حوالے سے اس شعر پہ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا جمال چہرہ پہ ڈالے ہوئے نقاب آیا

یکم مارچ ۲۰۱۳ء

ملک محبوب الرسول قادری

(چیرمین) علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سٹر پاکستان

0321/0300/0313-9429027, mahboobqadri787@gmail.com

وَمَا ارْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الحمد لله والمنته کہ کتاب مستطاب مسیحی

سَعِيدُ الْبَيَّا

فِي مَوْلِدِ

سَيِّدِ الْاَنْسِ وَالْجَانِ

من تصنیف عمدة العارفین بدۃ السالکین قطب جہاں غوث زماں

صییب الشید و ولینا شاہ احمد سعید صفا عمری مجددی نقشبندی دہلوی

حسب الارشاد

جانب لانا حاجی حافظ حفیظ الدین صفا سوداگر صبر بازار میرٹھ

باہتمام مفتی عبد المجید صاحب

شمس المطابع محمد طبع میرٹھ

۱۹۲۰ء

تعداد جلد ۲۰۰

بار دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جميع محاذ ازل سے تا ابد ثابت ہر اُس ذات پاک کو کہ کوئی شریک اس
 نہیں اور صلوة کاملہ نازل ہو جیو اوپر رسول مقبول ہمارے کے کہ اسم شریف
 اُن کا محمد ہے۔ اور آل اور اصحاب اور ازوج اور اتباع اُنکے پر۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمِهِمْ اَنْتَ كَمَا اَشْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ - شعر
 مقدور ہیں کب تر وصفوں کے رقم کا حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
 اور ایسے ہی تعریف حبیب تیرے کی نہیں ہو سکتی۔ جیسے آپ نے تعریف فرمائی ہے
 بیچ کلام مبارک اپنے کے - شعر
 محمد بنی ممدوح ذات کبر بانی کا کرے بندہ اگر اسکی مدح دعویٰ ہے خدائی کا
 چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكَ
 عَزَّ وَجَلَّ مَا عَدِلْتُمْ خَلْقَ اَنْفُسِكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَاَوْفٌ رَّحِيمٌ بتا دیا اللہ تعالیٰ
 نے سب کو کہ تم نے بھیجا رسول انہیں میں سے کہ جانتے ہیں اُس کے مرتبہ کو کہ
 سچا اور امین ہے یا سب بہتر اوپر قرار تفتہ کے اور دو نام اپنے ناموں سے
 دے۔ ایک رُؤف دوسرا رحیم کہ کسی اور کو نہیں دے۔ اور فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ
 عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰیٰتِہٖ

وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَارْكَنَا نَافِلًا مِّنْ قَبْلِ يَفْضَلًا
 مَّبِیْنًا ۝ اور فرمایا کما اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَّسُوْلًا مِّنْکُمْ يَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا
 وَيُزَكِّیْکُمْ وَيُعَلِّمُکُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَلُوْذُوْا بِهٖ لَعَلَّکُمْ
 تَحْذَرُوْنَ
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تفسیر مِّنْ اَنْفُسِکُمْ میں منقول ہے کہ حضرت آدم علی
 نبینا وعلیہ السلام سے آبا ہمارے میں نکاح کی سنت جاری ہے اور بخل نہیں ہے
 کہا ابن کلبی نے لکھیں میں واسطہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو بائیس نہیں
 پائے میں نے اُن میں رسوم جاہلیت کے۔ ابن عباس سے روایت ہے تفسیر وَتَقْبَلُکَ
 فِی السَّاجِدِیْنَ میں ایک نبی سے دوسرے تک یہاں تک کہ نکالائے کو نبی۔
 حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جانا اللہ تعالیٰ نے عاجز
 ہونا خلق کا فرمانبرداری اپنی سے اس واسطے مقرر کیا رسول جس اُن کی سے
 پہنایا اُس کو اوصاف اپنے سے خلعت رافت اور رحمت کا اور کی فرمانبرداری
 اُس کی فرمانبرداری اپنی۔ چنانچہ فرمایا مَنْ یُّطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ
 اور فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝
 کہا ابو بکر ابن طاہر نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
 زینت رحمت کے پس ہوا وجود اور صفات اُن کی رحمت واسطہ خلق کے مسلمان کو
 ہدایت حاصل ہوئی منافق کو امن قتل سے۔ کافر کو تاخیر عذاب کی۔
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل میں سے پوچھا کہ تم کو بھی پہنچا
 کچھ رحمت میری سے عرض کیا اے نبی یا رسول اللہ میں متردد تھا اپنی عاقبت سے
 پس میں ہو گیا آپ کے سبب کہ تعریف کی اللہ تعالیٰ نے میری ساتھ قول پیر کے

ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ ثُمَّ اٰمِنٍ هٰ اور نام لکھا حضرت کا
تعالیٰ نے بہت جائے نور اور سراج منیر چنانچہ فرمایا قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ
اور فرمایا يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَ اَعْيَا
اِلَى اللّٰهِ بِاَدْنٰىهِ وَمِيسَرًا جَاءَ مَنِيْرًا هٰ

اور الم شیح میں کمال تفریف حضرت کی فرمائی اس طرح سے کہ کھول یاد دل اُن کا واسطے ایمان اور ہدایت کے اور وسیع کر دیا واسطے اُٹھانے علم اور حکمت کے اور دوا کر دیا بوجہ کاموں جاہلیت کا اور پاس کر دیا نام اُن کا ساتھ نام اپنے کے کلمہ میں اور اذان میں اور خطبہ میں اور نماز میں کیا مسلمان کیا مؤذن کیا خطیب کیا سناری ہر ایک کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

روایت کی ہے ابو سعید خدری نے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریل پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنت ہو تم کس طرح بلند کیا میں نے ذکر تمہارا کہا میں نے اللہ رسول اُس کا دانہ تر ہے کہا جبریل نے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ جب ذکر کیا جاوے میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے اور جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا اور کیا ایمان میں نے پورا ساتھ ذکر اپنے اور تمہارے کے چنانچہ فرمایا اَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَاْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ جمع کیا اپنے میں اور رسول میں ساتھ واو عطف کے شرکت کے واسطے ہے اور یہ اور کسی کو جائز نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ کہے کوئی مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَلَانِ وَلَا كُنْ كَمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ تَشَاءَ فَلَانُ۔

اور فرمایا حق تعالیٰ نے فضیلت میں حضرت کی۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اور توریت میں بیچ شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لکھا ہے اے نبی ہم نے بھیجا تم کو گواہ اور پر سب کے اور بشارت دینے والے مومنین کو ساتھ جنت کے اور ڈرانے والے کافروں کو ساتھ نار کے اور پشت پناہ واسطی ناخواندوں کے تم بندے سیر اور رسول میرے نام رکھائیں نے تمہارا متوکل نہیں ہو سخت خو اور نہ سخت گوا اور نہ شور و شغب کرنے والے بازاروں میں اور نہ بدلہ لینے والے بُرائی کا ساتھ بُرائی کے لیکن معاف کرنے والے اور بخشنے والے قصور لوگوں کے اور ہرگز انتقال نفراویں گے یہاں تک کہ درست ہو جاوے گا دین کہ پہلے تھا تمہارا درست۔ سب کہیں گے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔ اور کھول دے گا اللہ تعالیٰ سبب اُن کے آنکھیں ندھی اور کان بہرے اور دل غافل وراسلام دین اُن کا اور احمد اسم شریف اُن کا ہوگا۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے بندہ میرا احمد اچھا ہے اور جگہ پیدائش اُن کی کہ اور مکان ہجرت مدینہ اُمت اُن کی تعریف کرنے والی غذا کی سبب میں۔ تمام ہوئی عبارت توریت کی۔

اور بعضی خصوصیتوں حضرت کی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا انبیاء کو ساتھ
ناموں اُن کے کہ یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا داؤد یا موسیٰ یا عیسیٰ یا یحییٰ یا زکریا
اور ہمارے حضرت کو ساتھ اوصاف کے خطاب کیا یا ایہا الرسول - یا ایہا النبی
یا ایہا المنزل یا ایہا المدثر - اور قسم کھائی عالی شان کی بیچ کلمہ رک
کے -

اور تمام سورۃ والضحیٰ بیچ تعریف آپ کی بھری ہر خصوصاً وکسوف یطیفات

رَبُّكَ فَكَرِهْنِي۔ یعنی رب تمہارا ایسی عنایت فرمائے گا کہ تم خوش ہو گے حضرت نے فرمایا میں رضی نہوں گا اگر ایک شخص بھی میری اُمت سے دوزخ میں رہے گا سبحان اللہ کیا شفقت اور رحمت عام ہے۔

اور سورہ والجم اسرار معراج شریف پرتل ہے۔ پاک حضرت کے دل اور زبان اور جوارح کی مذکور اس میں ہے کہ قال اللہ تعالیٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ یعنی آمیزش دروغ کی حضرت کے دل نے نہیں کی بیچ مشاہدات اپنے کے وَمَا يَبْطِئُ عَنْهُ النَّفْسُ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام نہیں فرماتے ہیں خواہش نفسانی سے مَا ذَا عَنِ الْبَصَرِ وَمَا طَعْنُ الْكِبْرُ یعنی کج روی نہیں کی چشم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مقصد سے تجا ورنہ نہیں کیا اور فرمایا لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ یعنی تحقیق دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی نشانیاں بڑی پروردگار اپنے کی اس میں اشارہ اجمالاً ہے طرٹ دیکھنے حضرت حق سبحانہ کے جب کہ مشاہدات اور بشارات وہاں کے بے انتہا تھے کہ تفصیل اس کی سے عبارت قاصر تھی اس واسطے اشارہ فرمایا فَادْخُلِي إِلَىٰ عِبَدِي مِمَّا أَوْحَىٰ۔

اور سورہ ن میں کمال تعریف اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھی قول اپنے کے وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ عظیم خلق عظیم کی تفسیر حدیث شریف میں فرمائی ہے اس طرح سے کہ مل قطع کرنے والے اور نیکی کر بڑائی کرنے والے سے سب نبیا سے عہد لیا ہے حق تعالیٰ نے بیچ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا کے ساتھ قول اپنے کے وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ لَكُمْ أَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتَيْتُكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ كِتَابًا وَحِكْمَةً ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتَقُولَنَّ لَهُمْ

وَلَتَنْصُرُنَّهُ۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو یعنی حضرت آدم اور بعد ان کے مگر لیا اور ان کے عہد بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر مبعوث ہوئی آخر ماں صلی اللہ علیہ وسلم اور تم سے جو زندہ ہو تو مقرر ایمان لانا ان پر اور مدد کرنا اور لینا یہ عہد اپنی قوم سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِسْحَاقَ اس آیت کی تفسیر میں حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قربان ہوں ناں باپ میرے آپ پر تحقیق پہنچی بزرگی آپ کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس مرتبہ کو کہ باوجودیکہ بھیجا آپ کو سب نبیا کے بعد اور ذکر کیا آپ پہلے سب کے رباعی پیش از ہمہ شانان غیور آمدہ ہر چہ کہ آخر بنظر آمدہ اسے ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ زراہ دور آمدہ اور اہل نار عین عذاب ہیں آرزو کریں گے کاش کے اطاعت کی ہوتی ہم نے اللہ اور رسول کی اور مراد ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وَبَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ دعوت آپ کی عام ہے اور حلال ہویں آپ کے واسطے غنیمتیں اور ظاہر ہوئے اور پانچھ ان کے معجزات بیشمار اور نہیں دیا گیا کوئی پیغمبر بزرگی اور مرتبہ مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے گئے مانند اس کی۔ اور فضیلت میں آپ کی ارشاد کیا دور ہونا عذاب آپ کے سبب فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت آپ کی باقی ہر ان اعظم حال ہے

اور سنت مر جاوے پس انتظار کرو بلا اور فتن کو۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ظاہر کی فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ساتھ صلوٰۃ اپنی کے پھر ساتھ صلوٰۃ ملائکہ کے اور ام کر یا مؤمنین
کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے۔

چاہئے جاننا کہ مراد اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے زیادہ بزرگی اور مرتبہ ہی اور صلوٰۃ
ملائکہ سے مراد دعا ہی۔ اور مؤمنین پر واجب کیا ساتھ امر فرمانے اپنے کے اور
امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پس درود شریف
پڑھنا واجب ہے مسلمانوں پر جب ذکر کیا جاوے اسم شریف حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔ سوال کئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم معنی اس آیت سے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ
نے مقرر کر دئے ہیں ساتھ میرے دو فرشتے ہیں نہیں ذکر کیا جاتا ہوں نزدیک
بندہ مسلمان کے پھر درود پڑھتا ہی اوپر میرے مگر کہتے ہیں وہ فرشتے بخشتا اللہ تعالیٰ
نے تجھ کو۔ اور فرماتا ہے اللہ سبحانہ اور فرشتے اُس کے جواب میں اُن دونوں فرشتوں
کے آمین۔ اور اگر میرا ذکر سن کر درود مجھ پر نہیں پڑھتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے
ہیں نہ بخشتے اللہ تجھ کو اور فرماتا ہے اللہ سبحانہ اور فرشتے جواب میں اُن کے
آمین۔ اور شکوۃ شریف میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ عرض کیا ابی نے
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت پڑھتا ہوں درود شریف آپ پر پس
کتنا پڑھوں اپنی دعا میں۔ فرمایا جتنا چاہے۔ عرض کیا چوتھائی۔ فرمایا جتنا چاہے

تو اگر زیادہ پڑھے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا آدھا۔ فرمایا جس قدر
خواہش تیری ہو اگر زیادہ کرے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا دو حصہ
فرمایا زیادہ بہتر ہی۔ عرض کیا سب قات میں درود شریف آپ پڑھوں گا۔
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیفایت کرے گا درود شریف پڑھنا
مقصود تیرے کو اور دور کر دے گا گناہ تیرے کو۔ اس میں نکتہ ہے کہ درود شریف
میں تین امر جمع ہیں۔ ایک ذکر اللہ تعالیٰ کا۔ دوسرے تعظیم نبی کریم کی تیسرے ادائے
حق شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور پھر حدیث شریف دلیل ہے اس
امر پر کہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے مسلمان کو اپنے واسطے دعا کرنے سے
اور آنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو شخص درود پڑھے گا اوپر میرے ایک بار رحمت کرے گا اللہ
تعالیٰ اُس پر دس بار اور دور کر دے گا اُس سے دس گناہ اور بلند کر دے گا
واسطے اُس کے دس درجہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی نے اور عبد اللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ جو کوئی درود پڑھے گا اوپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک بار رحمت فرماوے گا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُس کے سپر
مرتبہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام احمد نے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہ دعا نہیں جاتی آسمان پر جب تک کہ درود شریف پڑھے گا
دعا کرنے والا۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

اور سورہ فتح میں فضائل بشمار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور
ہیں اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّہٗ لَیْسَ بِکَ کَذٰبٌ
بَلْ اِنَّہٗ لَیْسَ بِکَ کَذٰبٌ اِنَّہٗ لَیْسَ بِکَ کَذٰبٌ اِنَّہٗ لَیْسَ بِکَ کَذٰبٌ اِنَّہٗ لَیْسَ بِکَ کَذٰبٌ

اور غیر مواخذہ ہونا ساتھ ہماگان و مائیکون کے اور تمام نعمت و ہدایت
طرف صراط مستقیم کے اور نرول سکینہ کا قلوب مومنین میں۔ پھر فرمایا
تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تم سے وہ حقیقت میں بیعت کرتے ہیں بشر
جل جلالہ سے جب ثابت ہوا ان آیات سے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے مخصوص بایں مرتبہ ہیں کہ ان سے بیعت کرنا حضرت حق سے
بیعت ہے اور ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کا ذکر ذکر
رب العالمین کا ہی ہے جو کوئی ان کے ذکر شریف سے منع کرے وہ حقیقت
میں مانع ذکر الہی سبحانہ کا ہی جائے تعجب بلکہ محل افسوس ہے ان مسلمانوں
سے کہ آنحضرت کے ذکر شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور بدعت سیئہ اور
حرام کہتے ہیں۔ ابولہب سا کافر جس کے حق میں وعید قرآن شریف میں وارد
ہے اس کو بسبب فرحت ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے
تحقیق عذاب ہر دو ششہ کو ہوئی۔ اور بن انگلیوں سے کہ بسبب اس خوشی
کے اشارہ آزادی اپنی لونڈی کا کیا تھا ان سے پانی اس کو دوزخ میں ملے
اس پر قیاس کرنا چاہئے کہ جو شخص مسلمان آپ کی خوشی ولادت کرے دار
آخرت میں اس کو کتنا ثواب اور مرتبہ قرب جنت میں حاصل ہوگا۔ جائے
غور محل انصاف ہے کہ تمام اہل جہاں اپنی ذات اور اولاد عزیز و اقارب کی
خوشی میں بلکہ فرقہ لاندہ ہٹ و بائی بھی کس قدر دھوم دھام سے کرتے ہیں
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی ولادت کریں تو اس خوشی سے
ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ جو مسلمان کامل بیان ہوگا آنحضرت کی ولادت کی

خوشی سب سے شیعوں سے بہتر جانے گا اور جو اس خوشی کو بہتر نہ جانے گا
اس کا ایمان ناقص ہے۔ فی الحقیقت مسلمانوں کو اس خوشی سے زیادہ
کوئی خوشی نہیں اور اس میں جس قدر خوشی کریں وہ کم ہے۔ یکس کی خوشی ہے
بہترین خلایق محبوب خدا کی ولادت کی خوشی ہے۔ ہزار افسوس اس شخص
کہ جو یہ خوشی نہ کرے اور لاکھ حسرت اس پر کہ اس خوشی کا مانع ہو۔ خدا پناہ
میں رکھے ایسے لوگوں سے ان کے واسطے رسوائی ہے دنیا میں و آخرت
میں عذاب عظیم ہے۔ اور حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اگر تم نہ ہوتے احمق
میرے نہ پیدا کرتا میں آسمانوں کو اور نہ ظاہر کرتا خدا کی کو۔ یعنی مبداء خلقت
تمام مخلوقات وجود باوجود سرور کائنات کا ہے۔ شمع

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى اَحَبِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
الہی درود و سلام بے نہایت نازل فرما او پر سید المرسلین محمد ابن عبد اللہ
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب
ابن لؤی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن
ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان کے یہاں تک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب اپنا ذکر فرمایا ہے اور ارشاد کیا اسمعیل اور
ابراہیم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بھی آبا و اجداد میرے ہیں۔ اور
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا ہوا میں بہترین قرون میں قرنا
بعد قرن یہاں تک کہ جس قرن میں پیدا ہوا وہ بہترین قرن ہے سب قرون سے
اور واقع نہیں ہوئی میرے نسب میں سفاح جاہلیت کی۔ اور فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیلؑ کو اور پسند کیا اولاد اسمعیلؑ سے بنی کنانہ کو اور پسند کیا بنی کنانہ سے قریش کو اور پسند کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور پسند کیا محمد کو بنی ہاشم سے کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نور تھا سامنے اللہ تعالیٰ کے قبل پیدا کرنے آدمؑ کے دو ہزار برس پہلے۔ تسبیح کرتا تھا یہ نور اور تسبیح کرتے تھے فرشتے ساتھ اُس کے جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ڈالا اُس نور کو پشت آدمؑ میں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو طرف زمین کے پشت آدمؑ میں اور کیا مجھ کو پشت نوحؑ میں پھر کیا مجھ کو پشت ابراہیمؑ میں پھر ہمیشہ انتقال کرتا رہا میں پشتوں پاک سے طرف رحموں پاک کے۔ یہاں تک کہ نکالا مجھ کو میرے ماں باپ سے کہ نہیں جمع ہوئے اور سفلح کے ہرگز۔ شعر

يَا مَرْبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
جب حق تعالیٰ نثر مخفی میں تھا چاہا کہ اپنے کمالات اسمائی و صفاتی جلوہ گر کیجئے۔ تعین اول جو اُس ذات میں ہوا حقیقت احمدی ہے۔ درود اُس پر ازل سے ابد تک ہو جو کہ نور منظور وجود میں آیا۔ عالم وجود نے آواز کی کہ اے سونے والو عدم کے جاگو کہ نور ساقی نے جلوہ دکھایا۔ ایک مدت وہ نور عالم غیب میں سیر کرتا رہا۔ پھر اُس سے دس چیزیں بنائیں۔ ایک عرش و دوسرا قلم۔ تیسرا لوح۔ چوتھا ماہتاب۔ پانچواں آفتاب۔ چھٹا ہشت۔

ساتواں دن۔ آٹھویں ملائک۔ نویں کرسی۔ دسویں روح پاک محمدی کو خلعت خلقت پہنائے اور چار ہزار برس اپنی تسبیح میں عرش پر مشغول رکھا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اُس نور پر ظہور سے چار حصہ لے کر چار چیز کو پیدا کیا۔ پہلے عرش۔ دوسرے کرسی۔ تیسرے لوح۔ چوتھے قلم۔ بعد ازاں قلم کو حکم ہوا۔ اَلْكَتَبُ يَا قَلَمُ۔ لکھ لے قلم۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں اے رب میرے۔ فرمایا لکھ توحید میری۔ قلم نے لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھا۔ پھر حکم ہوا لکھ سب چیزیں۔ قلم نے کہا کیونکر۔ فرمایا لکھ دستور عمل و روزنامہ سب امتوں کا اس طرح اُمّت آدمؑ مِّنْ اَطَاعَ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَى اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمّت نوحؑ۔ اُمّت ابراہیمؑ۔ اُمّت موسیٰؑ۔ اُمّت عیسیٰؑ۔ اُمّت محمدؑ۔ قلم نے ارادہ کیا کہ موافق سابق کے لکھوں۔ حکم ہوا ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم۔ قلم یہ سن کر شق ہوا اور ہزار برس کا نپا کیا شرمندگی سے۔ پھر دست قدرت سے قلم لگا اور حکم ہوا لکھ اُمّت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

ایک دن جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قدرے خاک پاک مقام روضہ منورہ سے لاؤ۔ جبریلؑ نے انتقال امر کیا۔ پھر ارادہ الہی سجانہ ہوا کہ کوئی خازن اس کا ہو۔ عالم ملکوت میں کوئی قابل اس امانت کے نہ پایا۔ چاہا کہ آدمؑ خلیفہ اپنے کو ترتیب دیجئے اور یہ امانت اُس کو سپرد کیجئے۔ پس پلا آدمؑ کا بنا کر ساتھ خلعت اس امانت کے سرفراز کیا۔ پھر ارشاد کیا روح کو کہ رگ و ریشہ میں آدمؑ کے درآوے۔ روح نے اپنی لطافت اور بدن کی کثافت دیکھ کر

انکار کیا۔ جب نور جمال با کمال محمدی پر نگاہ پڑی کہ پیشانی آدم سے جلوہ گر
تھا۔ روح لاکھ ٹمٹا سے زیب دہ قالب کی ہوئی۔ شعر
قص تن میں چھپ گئی جو روح جلوہ فرما تمہیں کو دیکھا تھا
پہلے نظر آدم کی عرش مجید پر پڑی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرقوم دیکھا
پوچھا یا رب یہ کون ہے کہ نام اُس کا تیرے نلم کے پاس لکھا ہے۔ فرمایا یہ پیغمبر
ہے خاص میرے پیغمبروں اور سردار تیری اولاد میں ہے۔ رباعی
راخت یہ محبت کی بھی کیا ہوتا ہے محبوب کی ایک جاہی تصویر
نام اپنی کے پاس بے نشان ذات واہ محبوب کے نام کیا ہے تحریر
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ جب کر کے
تو اللہ تعالیٰ کا پس کر کر ساتھ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ میں نے دیکھا ہے
نام اُن کا جنت کے ہر مکان پر اور فرشتوں کی پیشانی اور چہروں کی آنکھوں
پر اور فرشتے ذکر کرتے ہیں اسم شریف محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر وقت۔
جب حضرت آدم نے ارادہ قربت کا ساتھ خواہ کیا۔ طلب کیا حوائج
مہراپنا۔ آدم نے جناب الہی میں عرض کیا۔ حکم ہوا کہ دس مرتبہ درود اوپر حبیب
میرے کے پڑھ اور مہر ادا کر۔ شعر
کیونچھوٹے وہ رنج و تھک کو سلام ہو کر کیا اُسے خوف شرک کا تھک کو نام جو کرے
جب کہ آدم بہشت سے نکالے گئے دعا کی اپنے عفو جرم کے واسطے کہ اس میں مضمون شعر
یا رب گناہ بخش پیہر کے واسطے کہ رحم مجھ پر اُس شہ کو ترک کے واسطے
جناب الہی سے ارشاد ہوا کہ اے آدم تو نے محمد کو شفیع کیا واسطے ایک

گناہ اپنے کے۔ اگر برائے گناہان اہل آسمان و زمین کے حبیب میرے کو
شفیع لاتا میں عفو کرتا۔ شعر
یا رب صلی وسلم دائماً ابداً علی حبیب خیر الخلق کلہم
ناشورہ کے دن وہ نور کہ مادہ صورت محمدیہ کا تھا عبد اللہ کے صلب سے
رحم آمنہ میں منتقل ہوا۔ اُس دن جتنے بُت روئے زمین پر تھے اور بت
تخت شاہوں کے سرنگوں ہوئے اور جتنے شیطان تھے گمراہ کرنے سے باز رہے
فرشتوں نے ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈبو دیا اور شیطان جہل ابی قیس
جاچچا اور روپا۔ شعر
باطل نہ کیونکر جاتا کہ یہاں حق نمودار وہ حق کہ حق حق سلام و درود ہے
اُس سال بسبب کرامت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مستورات روئے
زمین کی بیٹوں سے حاملہ ہوئیں۔ جادو مشرکوں اور کافروں کا دور ہوا اور
آواز غیب آئی کہ نزدیک وقت ظہور نبی آخر الزمان کا ہوا۔ قحط کا وہ سال
تھا اور قریش پر کمال کا کال تھا۔ رزاق مطلق سے برکت حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی سے قحط دور فرمایا۔ قریش نہایت خوش ہوئے۔ نام رکھا اُس سال
کا سدة الفرج و البھاج۔ اور آواز غیب ہوئی بی بی آمنہ کو کہ بشارت ہو
تجھ کو کہ آج پیٹ میں تیرے نبی آخر الزماں ہے صاحب کتاب معراج۔ شعر
بُج حمل میں مہر میں جلوہ گر ہے آج مست شبہ لاؤ اس میں ظاہر اثر ہے آج
شب جمعہ پنجم جمادی الاخریٰ وقت سحر کے عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ خانہ
عبد اللہ سے تار و سُرخ اوپر چڑھتا ہے ہر چند بالائز حبا تا ہے ہزر گ تر

ہوتا ہی۔ جب قریب آسمان کے پہنچا مقدار تمام دنیا کی ہوا۔ ماہتاب اور ستارہ تمام نور اُس کے سے پوشیدہ ہوئے۔ بعد المطلب اُس خواب کو عبد الرحمن معبر سے پوچھا۔ عبد الرحمن نے کہا بشارت ہو جو تمہیں اوپر اُس کے خانہ عبد اللہ میں پیغمبر متولد ہو کہ دین اُس کا نسخہ ادیان اور نور اُس کا روشن تریاہ تاباں ہے ہوا اور تمام عالم کو گھیر لے قیامت تک باقی رہی شہر کیوں نہودن بدن یادہ وہ نور جس کے تاخر کا ماؤنہ ظہور دیکھا خواب میں والدہ شریفہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نے جب کہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاملہ ہوئیں کہ ایک نور شکم سے میرے نکلا کہ روشن ہوئے ساتھ اُس کے محل بصری کے کہ شہر شام کا ہے۔ شہر بشب یمان جلوہ فرما کونسا شعلہ شہر ہے کہ جس کے نور سے از صبح تا شام آشکارا رہی حق تعالیٰ نے جب ارادہ پیدا کرنے اپنے حبیب کا کیا امر فرمایا اُس رات خازن جہاں کو کہ کھول دو دروازے فردوس بریں کے اور سر نو سے تیار کرو واسطے تعظیم سید المرسلین کے۔ بیت بہارِ روضہ رضواں تھا جلوہ روضہ کہ فخر گل جو عارض شکِ نبل حیدر گیسو اور آوازی غیب سے اہل جہاں وہ نور مخزون کہ اُس پیغمبر آخر الزماں وجود میں آئے گا آج کی رات شکم میں بی بی آمنہ کے قرار پر کٹے گا نہ باقی رہا اُس شب کوئی گھر گروہ روشن ہو گیا تھا۔ اور ہر جانور نے کہا کہ امشب حمل رہا رسول رب العالمین کا قسم یہی رب کعبہ لی کہ وہ امام اہل دنیا کا ہو گا۔

غزل

خاک پاہوں میں ایسی حضرت کا
تحت پیمبری کی زینت ہے
اُس کے باعث ظہور عالم ہے
ماہ ہے چرخ اصطفیٰ کا وہ
حق ہر صانع جہاں ہر مصنوع
درخشش جو ہر اُسی سے ہے
واہ ری صاحبی کہ ہیگا وہ
اُس کا میدان نعت ہو کیا طے
رافتا ہو خموش ادب سے بیٹھ
ہاں مگر عرض مطلب اُس سے کر
یا امام رسل نبی اللہ
ہے توئی ساتی شراب طو
ساتھ اپنے بلا حساب کتاب
دو جہاں میں عزیز رکھ مجھ کو
تیرا فدوی ہوں رکھ نگاہ کرم

تاج ہے جو سر رسالت کا
زیب ہی افسر نبوت کا
ہی وہ موجب جہاں کی خلقت کا
مہر ہے آسمانِ رفعت کا
پرست ہو اے صنعت کا
بکر تاج ہے وہ رحمت کا
ہر جگہ خیر خواہ اُمت کا
کہ قدم یہاں قلم ہر طاقت کا
یہ نہیں ہے مقام جبرأت کا
کہ وہ دریا ہی اک سخاوت کا
جام د مجھ کو اپنی الفت کا
مست کر بادہ محبت کا
کیجو سائر ریاض جنت کا
دینے والا تو ہی ہر عزت کا
میرے والی توئی ہر رافت کا

اور حضرت جبریل نے بامرتب الجلیل علم سبز محمدی لا کر فوق بیت اللہ منصوب کیا اور کہا یہ نشان پیغمبر آخر زماں کا ہے کہ روز قیامت میں شفیع سب کا ہو بیت شکر خدا ہے اپنے پیغمبر کا وہ مقام جس کی شفا ایسی قیامت میں ہوگی عام جن کے نبی ہیں ایسی سردار روز محشر

جب حمل بی بی آمنہ کا دو ماہ ہو اوقات پائی والد ماجد آپ نے کہ عبد اللہ نام رکھتے تھے جب گزرے چھ مہینے دیکھا والدہ شریفہ آپ کی نے خواب میں فرشتے کو کہہ رہے تھے اے آمنہ بشارت ہو تجھے کہ حاملہ ہوئی تو ساتھ خیر العالمین کے جب وہ پیدا ہوں تو نام ان کا محمد رکھو۔ جب نو مہینے حمل شریفہ کے پورے ہوئے اسیا اور مریم شب تولد میں حوروں کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بارہویں تاریخ ربیع الاول کی روز و شب وقت فجر کے سال فیل میں بعد نوشیرواں چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُس مہر بہ نبوت ماہ سمار رسالت نے مطالع فلک سعادت نور شہود کا دکھایا۔ اور قدم مہینت لزوم سرج حمل سے باہر لاکر نور طور اپنے سے زمین وزماں کو مشرف فرمایا۔ شعر

ہے غلط کہنے اگر پیدا وہ مہ پارہ ہوا ماہ شرمندہ ہو جب جلوہ گریا ہوا
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اشعار

وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ وَلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ مُطَهَّرًا وَمُكَلَّمًا وَالتَّوْرَيْنِ وَجَنَاتِهِ يَتَوَقَّدُ
وُلِدَ الَّذِي لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَ النَّفَا كَلَامَ وَلَا ذُكِرَ الْحَبِي وَالْمُعْبَدُ
هَذَا الَّذِي لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَ الْقُبَا كَلَامَ وَلَا كَانَ الْمُحَصَّبُ يُقَصَّدُ
هَذَا الَّذِي جَاءَتْ ثَابِتُ الْيَوْمِ غَرَالَهُ وَالْجَنَّةُ حَقًّا قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدُ
هَذَا إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ حَقِيقَةً هَذَا اخْتِطَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ
إِنْ كَانَ يُوسُفُ قَدْ أَفَاقَ جَمَالَهُ فَوَاللَّهِ ذَا الْحُبُوبِ مِنْهُ أَرْزِدُ

لَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ أُعْطِيَ رُسْدَهُ بِاللهِ ذَا الْمَوْلُودِ مِنْهُ أَرْشَدُ
إِذَا كَانَ قَدْ أُعْطِيَ الْمَسِيحُ عِبَادَةً مُحَمَّدٌ مِنْهُ أَجَلٌ وَأَعْبَدُ
هَذَا الَّذِي خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسُ وَنَفَائِسُ فَظَائِرُهُ لَا يُوجَدُ
جِبْرِيلُ نَادَى فِي مَنْصَةِ حُسَيْنِهِ هَذَا مَدِيحُ الْكُونِ هَذَا أَحْمَدُ
يَا عَاشِقِينَ تَوَلَّوْا فِي حُبِّهِ هَذَا هُوَ الْحُسْنُ الْجَمِيلُ الْمُفْرَدُ
وَيَقُولُ يَا عَشَّاقُ هَذَا الْمُصْطَفَى وَيَقُولُ يَا مُشْتَاقُ هَذَا أَحْمَدُ
لَمَّا بَاتَ فِي أَوْلَادِ آدَمَ مِثْلُهُ فِيمَا مَضَى هَذَا حَدِيثُ مُسْنَدُ
قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِأَنْبِيِهِمْ وَلِدَ الْحَبِيبِ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ
صَلُّوا عَلَيْهِ لِكُفْرَتِهِ وَعَشِيَّتِهِ أَلْفَ الصَّلَاةِ مَعَ السَّلَامِ وَأَرْزِدُ

مر جہا کہ ایسا آفتاب خوش نما مطلع غیب سے طلوع ہوا اور جب کہ ایسا ماہتاب جہان تاب افق غیب سے شمع ہوا۔ ظلمت کفر کی ساتھ نور اسلام کی تبدل ہوئی اور کدورت دل کی ساتھ شعلہ عرفان کے مشتعل ہوئی۔ بیت

جہاں تاریک ظلمت کہہ تھا سخت کالا تھا کوئی پردہ کیا نکلا کہ سب گہ اجالا تھا
شقاوت ایام کی اور نحوست زمانہ کی ساتھ سعادت اور برکت کے تبدل فی رباعی
آپ نے جب یا قدم رنج کیا اپنے چہرے سے طلوع ایک مہ کیا
دفع کی ظلمت کدورت یہ کہ واہ سب کا سب فتر ہی پھیلاتے کیا
محب فلک الافلاک سے نقطہ خاک تک نام تاریکی کا باقی نہ رہا بیت
کیونکہ گہوں ماہ و ماہ میں یہ نور ہے اور ہی کچھ پہ شان ہے اور ہی کچھ طور ہے
جتنے جن اور شیاطین تھے آسمان کے جانے سے باز رہے اور ستارہ زمین سے

ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا زمین پر گرے۔ بالکل زمین حرم کی روشن ہوئی اور آگ اہل فارس کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی کسری اور اہل فارس مشک وغیرہ اس میں ڈال کر پوجتے تھے بچھ گئی جس دم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھڑا راہ سے اس چار بازار اشباح میں گزر فرمایا پہلے سجدہ کیا اور انگشت شہادت اٹھا کر فرمایا لا الہ الا اللہ ربی سر موال اللہ۔

عبداللطیف نے اس مژدہ جان نثار کو سن کر بہت شادی کی۔ ابولب ٹو بیہ نام اپنی لونڈی کو کہ اُس نے خبر تو لے شریف کی پہنچائی تھی آزاد کیا اُسی خوشی کا یہ اثر ہے کہ ابولب کو ہر دو شنبہ کو تخفیف عذاب میں ہوتی ہے اور شب ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے تین روز تک کعبہ معظمہ خوشی ولادت بابرکت حضرت کی سے ہتھارہ اور حرکت کی محل کسری نے ہیبت جلال جلال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ملک فارس میں باوجودیکہ سنگ اور سرسب بنا تھا تا حدے کہ گر پڑا آواز اس کی ستر فرسخ سے سنی گئی بیعت

ہوئے مکہ میں پیدا اور کیا شوق قلعہ کسری بھی رانت ملک بیعت حق اس کو کتب میں بی بی آمنہ نے جو دیکھا جگر پارہ اپنے کو قبائے نور دربر اور افسر اسلکاف شاہدا و مہیشا بر سر زبان ساتھ جو حق تعالیٰ کے کھولی اُسی دم اوپر مبارک کے ابر سایہ گستر ہوا اور حضرت کو اٹھا کر لے گیا۔ اور آواز سنی گئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرد عالم پھراو تا سب لگ پہچان لیں اور اوصاف تمام پیغمبروں کے مع فضائل مخصوص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوئے۔ بیعت

گروہ شہدائی دیکھو وہ خود تجلی نظر پڑی ہو، یوسف نچوہر صالح بلبل میا نظر پڑی ہو،

بیعت یوسی زہوش رفت بیک بر تو حلقا تو عین ذات مگر در تہی بیت
خوبی و وصف شمال حرکت سکنت انچہ خوباں ہنسیدہ دارند تو تہاداری

بیعت

اے چہرہ زیبا تو رشک بتان آری ہر چند وصف کم در صباں بالاتری
آفاق اگر دیدہ ام مہربان ز دیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو خیرے دیگری

بیعت

محمد عربی کا برہر دوسراست کہے کہ خاک درش نیست خاک برہراست

اشعار

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْكَبِينَ وَالْثَّقَلَيْنِ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَسْكُونَ بِهِ
فَأَقَى النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ
وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ
وَأَقْفُونْ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ
مُنْزَعٌ عَنْ شَرِّكَ فِي مُحَاسِنِهِ
دَعَا مَا أَدَّ عَنْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمْ
فَالنَّسَبُ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ إِنَّهُ بَشَرٌ
حَدٌّ فَيُعْرَبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفِيهِ
وَالْفَرَقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ
لِكُلِّ هَذِلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ
مُسْتَسْكُونَ بِجَلِّ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ
وَلَمْ يَدُلُّ نَوْءٌ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ
عَرَفَا مِنَ الْخَيْرِ أَوْ شَفَا مِنَ الدَّاءِ
مِنْ لُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ مَكْلَفَةِ الْحِكْمِ
فَجَوَّهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ
وَأَحْكَمُ مَا شِئْتَ مَدَّ حَافِيَهُ وَخَافِيَهُ
وَالنَّسَبُ إِلَى قَدَرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمٍ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقٍ اللَّهُ كَرِّهِ

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر بیت
بصورت تو نگاری نیا فرید خدا ترا کشید و دست از قلم کشید خدا

بیت

تو بدیں جمال خوبی چو بطور جلوہ آری ارنی بگوید آنکس کہ گفت لن ترانی
اور بعض روایات میں آیا ہے کہ بعد تولد کے آپ نے عطسہ فرمایا پھر الحمد للہ
فرشتوں نے جواب یرحمک اللہ دیا۔ اور پیدا ہوئے مصفاختہ کردہ نابریہ
یارب صلی وسلم دارئما ابدا علی حیدیک خیر الخلق کلہم
چند روز آپ کو دودھ پلایا والدہ شریفہ نے پھر ثومیہ نے بعد اُس کے
علیمہ سعدیہ آپ کو اپنے قبیلہ بنی سعد میں واسطے رضاعت کے لے گئی آپ کے
قدوم بکرت لزوم سے سب اُس گروہ میں برکات بے اندازہ حاصل ہوئیں

رباعی

تو جہاں جاو و ماں کیونکر خوش آوی ماہ کے سب نے کیا دخل کہ ظلمت آو
ابر رحمت کا اگر قطرہ نشان ہو تو زیں کیوں سر سبز ہو بخل کو فرحت آو
جو اُس گروہ میں بیمار ہوتا علیمہ دست مبارک لگا دیتی شفا پاتا۔ بیت
مسح کی جو زبان میں وہ تہا رکھتے ہیں بڑائی اُس تہیں جان لاکھ باتیں
رعایت عدالت کی لڑکپن سے ایسی تھی کہ کبھی پستان چپے کہ قصہ برادر رضاعی
کا تھا دودھ نہ پیا اور کبھی جام میں بول و غائلہ نہ کیا بلکہ دن رات میں بوقت
معین بول کرتے تھے اور ہمیشہ شرمگاہ چھپائے رکھتے تھے اگر احیانا ظاہر ہوتی
غیب سے چھپ جاتی اور ستر آپ کا کسی نے نہیں دیکھا اور نہ آپ کسی کی یہاں تک

کہ وقت ولادت کے ایک ہاتھ اوپر ٹرگس شہلا کے رکھا۔ دوسرا ستر پر۔ ملائک
آپ کو جھولا جھلاتے تھے۔ ماہتاب آپ باقیں کرتا تھا۔ بڑھتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز برابر ایک مہینے کے جب ماہ کے ہوئے بیٹھے لگے
اور تین مہینے میں کھڑے ہونے لگے۔ جب چار مہینے کے ہوئے چلنے لگے
جب طاقت تکلم کی ہوئی۔ فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ اور نو مہینے کے کلام بفصاحت تمام فرماتے تھے
اور علیمہ پاس تھے کہ شق صدر واقع ہوا۔ جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل طشت
زریں بھرا ہوا برکت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو اٹھا کر
پہاڑ پر لٹایا اور سینہ کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اُس میں سے دور کر برن
سے دھو کر مکان اصلی میں کھدایا اور کہا نصیب شیطان کا تم سے دور کیا پھر
ہاتھ زخم پر پھیرا چھاکر کے چلے گئے۔ ضمیرہ نے یہ حال دیکھ مان سے کہا علیمہ
اپنے شوہر کو لے کر دوڑی دیکھا کہ حضرت خوش و خرم بیٹھے ہیں۔ آثار درد
اور زخم کے ظاہر نہیں۔ حیران ہو کر راجہ اچوچھا۔ آپ نے تبسم کر کے احوال بیان
کیا اور ارشاد فرمایا کہ آثار سردی کے تمام وجود میں موجود ہیں۔ علیمہ نے
یہ حال دیکھ کر مناسب یہ سمجھا کہ آپ کو لے جا کر آپ کے دادا کو سپرد کیجے پس
بارادہ مذکورہ بطرف مکہ روانہ ہوئی جب قریب مکہ کے پہنچی تبدیل لباس میں
مشغول ہوئی بعد فراغ ہونے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری میں نہ پایا
غلمین ہو کر آپ بھریں اور تلاش کرنے لگیں۔ جب کہیں نشان پایا ناچار ہو کر
رونا شروع کیا۔ رباعی

او جہاں نکھولے جو نہ پا رہا میرا پیا ہوا دل ہوا ٹکڑی جگر نام سی صدیاں ہوا
شعلہ رخ کون دکھلا کر گیا یا رب میں سوزش سحران سے جو دل جل کے انگار ہوا
جس دم یہ خبر عبدالمطلب کو پہنچی چند سوار ہمراہ لے کر تلاش کرنے کو آئی۔ اس
اثناء میں فرشتے آپ کو لا کر ایک درخت کے نیچے بٹھلا کر اتفاقاً عبدالمطلب
وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ ایک طفل میرا ہر سرت نظارہ بیٹھا ہی غزل

ٹکڑے ہی میں کچھ تیری نہیں صنعت صانع	ٹکڑے ہی سراپا سے ترے قدرت صانع
حیران ہوں تجھے دیکھ کہیں مانی و ہزاد	کیا زور نمودار ہے یہ قوت صانع
نقشے تو بہت کئے یوں اس نے ہیں ایجاد	پر تجھ سے نکلتی ہی عجب صنعت صانع
اللہ سے سراپا کہ ترافقشہ عالی	ہر عضو سے ٹکڑے ترے عظمت صانع
رافت قد و قامت میں شکر کے یقین جان	وہ واسطی مصنوع کی ہر رحمت صانع

حیران ہو کر عبدالمطلب نے پوچھا کون ہو تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں افصح عرب عجم ہوں میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں
جب یہ بشارت عبدالمطلب نے سنی سواری سے اترے اور زمین میں سے بوسے
لئے اور گود میں آپ کو لے کے گھوڑے پر سوار ہو کے چند ساعت میں مکہ
مظفرہ میں گھر میں رونق افروز ہوئے۔ پھر نبی جلیلہ آئیں نہیں تحفہ و تحائف
سے بہرہ ور کیا۔ اور نبی بی آمنہ تربیت میں آپ کی مشغول ہوئیں۔ جب عمر
مبارک سات برس کو پہنچی نبی بی آمنہ کا انتقال ہوا۔ پھر عبدالمطلب نے
تربیت آپ کی شرف حاصل کیا اور ام ایمن کہ کنیز موروثی حضرت کی تھیں
وہ بھی تربیت میں حضرت کی شامل ہوئیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اس کو آزاد کر کے زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کر دیا اور اسامہ اس سے
پیدا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب والدہ آپ کی فوت ہوئیں ملائک نے جناب باری میں عرض کیا
کہ نبی تمہارے یتیم رہے ہم کو حکم ہو پرورش کا۔ ارشاد ہوا میں خود متکفل ان کا ہوں
جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی۔ عبدالمطلب نے انتقال کیا۔ ابوطالب نے بموجب
وصیت باپ کے پرورش کی۔ اور برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ
ہمراہ آپ کے اندک طعام سے سیر ہو جاتے تھے۔ اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شریک سفر خوان نہوتے تو بہت طعام سے بھی سیر نہوتے۔ شعر

لکھوں کیا رہتہ سرور کہ خوان نعمت پر وہی ہیں لائے اور جو ہی سوطیلی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک بارہ سال کا تھا کہ ابوطالب نے عزم
شام کا کیا۔ حضرت کو ہمراہ لیا۔ اثناء راہ میں ایک دیرہ یہودی کا تھا وہاں
کے راہب نے ابوطالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے تیرا۔ ابوطالب نے کہا میرا بیٹا ہے
راہب نے کہا جھوٹ ہے یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابوطالب نے اقرار کیا۔ راہب نے
وصیت کی کہ یہود سے ان کو نگاہ رکھنا۔ وہاں سے آگے چلے اور ایک
دیرہ ملا۔ وہاں کے راہب نے بسبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تمام قافلہ کی دعوت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ بیت
صورت ہویدا تھے آثار نبوت کے اور شکل سے پیدا تھے اطوار قوت کے
بحیرانے پشت مبارک کھول کر چوی موجب ضیافت کا یہ تھا بعد اس کے ابوطالب
سے کہا ان کو شام کی طرف نہ لے جاؤ۔ یہود ان دشمن ہیں۔ یہ بتوں کے شکنجے

ہیں۔ محبوب رب العالمین ہیں۔ سید المرسلین میں۔ لوگوں نے کہا کس طرح معلوم کیا۔ کہا جس وقت تم اترے سارے درخت اور پتھر ان کو سجدہ کرتے تھے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے۔ بیت

غضب، خوشبو کو اُس کی کوئی جو سو گئے دل سے وہ پھر جلا

گل نبوت وہ جس کا رافت ہر ایک پتا پتا بتا دے

اور ابرسر مبارک پر سایہ کرتا تھا اور آپ تنہا رہ گئے تھے دیکھائیں نے کہ درخت نے ڈالیاں جھکا ان پر سایہ ڈالا۔ علاوہ اس کے مہر نبوت دلیل

قطعی اور رسالت کے۔ ابیات

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم شکر کریں
پر اتنا جانتے ہیں نبی کی وہ ذات، یعنی جھکیں نبات اگر وہ گزر کریں

نہں بوطالب ارادہ شام کا موقوف کر کے اسباب تجارت کا وہیں بیچ کر مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ شعر

يَا دَبَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری جو آسمان سے اُتری تھی تن

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا تھا۔ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعبہ اجمار سے فضائل کے پوچھو

کعبے کہا کتب الہیہ میں میں نے پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک سنگ پایا تھا اُس میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي وَمُحَمَّدٌ رَّسُولِي مَنِ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَهُ
تحریر تھا۔ شعر

دل کے نگین پر گزرتا تھا ہونا تم تر تو پتھر پتھر بھی نشاں ہے ترا پتھر سے وہ بدتر ہے
طوبی اور سدرة المنتی کے پتوں پر نام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہے اور
صدر لوح محفوظ پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دِينُهُ الْإِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
فَمَنْ آمَنَ بِهِ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ لکھا ہے۔ شعر

پتا پتا بوتا بوتا تیری گواہی دیتا ہے نخل وجود عالم و آدم تیر سبب برپا ہے
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہو تے اے محمد تو تخم طور کا بیج مریضہ امکان کے نہ ہوتا

ادنیٰ مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا یہ تھا کہ کوئی جانور پرند اور
سر مبارک کے نہیں اڑ سکتا تھا اور سایہ آپ کا نہ تھا وجود آپ کا نوری تھا۔ شعر

بسان سایہ پری سے فتنہ بیا نظر بلند دامن رعنائی جامہ تنگ ترا
اور گس بدن اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی۔ قطعہ

حق تعالیٰ کو جب بار گس جسم پاک اُن کے پر منظور نہیں
غم اُمت بقیامت اُن سے گر کرے دور تو کچھ دور نہیں

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
جب عمر شریف پچیس برس کو پہنچی مال حضرت خدیجہ کا بمضاربت لکھ شام کو

تشریف فرما ہوئے۔ جب بصری میں داخل ہوئے اسباب تجارت بجا اُس میں
نفع بہت حاصل ہوا۔ فسطور راہبے آپ کو پہچانا اور کہا یہ نبی آخر زمان بشعر

جس کی نگہ رخ پر ترے پڑ گئی برق تجلی یہ نظر گر گئی
کنے لگا وہ کہ بلا شک ریب انت نبی کا شرف اس راغب

میسر اعلام حضرت خدیجہ کا اس سفر میں ہمراہ حضرت کے تھا۔ راہ میں خوارق کے

اُس نے دیکھے اگر حضرت خدیجہ کو خبر کی۔ اس واسطے حضرت خدیجہ نے پیغام نکاح کا حضرت کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو بلایا اور نکاح کیا۔ سب اولاد امجاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئی۔ قاسم۔ طاہر۔ زینب۔ فاطمہ۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ مگر ابراہیم رقیہ قطیفہ سے۔ جب عمر شریف تیس برس کو پہنچی قریش نے کعبہ معظمہ میں نوے بنایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک ہوئے اور حجر اسود کو اُس کے مقام میں رکھا۔ شعر

يَا رَيْبُ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
ہر گاہ آفتاب جہان تاب نبوت کا قریب طلوع کے ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں سچی دیکھنے لگے۔ جو رات کو دیکھتے صبح کو معائنہ کرتے۔ جلوت سے روگردانی کر کے ساتھ خلوت کے مشغول ہوئے۔ ہر درخت اور پتھر ساتھ صدائے السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ کے آواز کرنے لگا۔ جب چالیس برس کی عمر شریف ہوئی خواب میں وحی ہوئی پھر رمضان المبارک میں جبریل ساتھ سورہ اِقْرَأْ تَامًا مَا لَمْ يَلْعَلْكَ جَنَابُ اللّٰهِ سُجَّانَہ سے وحی لائے۔ پھر تین برس تک وحی نہ آئی۔ اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال رنج بٹھا۔ یہاں تک کہ دل میں آتا تھا کہ اپنے تئیں ہلاک کریں ساتھ اس خطرہ کے جبریل ظاہر ہو کر کہہ دیتے کہ تم رسول اللہ کے حق ہو۔ بعد تین برس کے سورہ مدثر نازل ہوئی پھر پے درپے وحی ہونے لگی۔ عورتوں میں پہلے بی بی خدیجہ ایمان لائیں مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ انہوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ

غلاموں میں بلال۔ جب اُتالیس آدمی ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الہی عزت بخش اسلام کی ساتھ ایمان لانے عمر بن الخطاب یا ابو جہل بن ہشام کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب ہوئی حضرت عمر مشرف باسلام ہوئے۔ اسلام نے قوت پائی اُس دن سے آشکارا کعبہ میں نماز ہونے لگی اور علانیہ دعوت اسلام کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ اس سبب کفار سے طرح طرح کی ایذا پانے لگے۔ چنانچہ ایک دن مسجد میں عقبہ نے گلوئے نازنین سید المرسلین کا خفا کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آکر چھڑایا۔ باوجودیکہ معجزات ظاہر دیکھتے تھے لیکن اہ ضلالت کی نچوڑی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ روز اُحد سے کوئی دن سخت نہوا ہو گا کہ اس میں آپ کے دندان مبارک شہید ہو فرمایا اے صدیقہ ایک روز کفار کی ایک جماعت تھی کہ ہر چند میں اُن کو دعوت طرن اسلام کے کی اُنہوں نے نہ مانا اور مجھے جھوٹا جان کر یہاں تک ظلم کیا کہ پاشے میرے خون سے آلودہ ہوئے۔ بیت

پائے نازک وہ کہ جس بگ گل بھی بارے
ٹائے صد فوس خار ظلم سے افکار ہے
پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب الہی میں حال رنج اپنے کا عرض کیا حق تعالیٰ کی طرف سے فرشتے کے ہوکل پہاڑوں کا ہو اگر عرض کیا کہ اگر حکم ہو کہ وہ اور زمین توڑ ڈالوں تا نشان کافر کا باقی نہ رہے۔ میں جواب دیا کہ میں واسطی رحمت خلق کے آیا ہوں واسطی ہلاک کرنے کے۔ رباعی
واہ تمکین استقامت واہ واہ
سچ ہے ہو عالم کی رحمت اور پناہ

کھینچی زحمت جن رحمت ان پر کی دی پناہ ان کو جو کرتے تھے تباہ

بیت

رحمت و نوح و مصیبت پر وہ دریا گرم صبر مانے تھے مقدور بشر سے باہر
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
جب عمر شریف پچاس برس کو پہنچی قوم جن مشرف باسلام ہو اور ابوطالب
نے انتقال کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا داخل بہشت ہوئیں اور نکاح حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ شش سالہ تھیں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے منعقد ہوا۔ اور حضرت سودہ بھی داخل ازدواج مطہرات میں ہوئیں
ساتھ مہر چار سو درہم کے۔ جب باون برس کا سن مبارک ہوا ستائیسویں جب
کو معراج ہوئی۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم استراحت فرماتے تھے کہ جبریل
بفرمان رب الجلیل کے جنت سے ایک براق کہ عاشق زار سید ابراہار صلے اللہ
علیہ وسلم کا تھا لے کر آستانہ علیا پر حاضر ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
آواز سن کر بیدار ہوئے۔ جبریل نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام
کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تا بزرگی دیوے آپ کو ایسی کسی پیغمبر کو
نہیں دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آب زمزم سے براق پر سوار ہوئے
اور ایک روایت میں ہے کہ وقت سواری کے متاثر ہوئے حکم الہی سجانہ جبریل
کو پہنچا کہ سب تائل کا حبیب میرے پوچھ۔ جبریل نے عرض کیا۔ حضرت نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے براق بھیجا اور فرشتوں کو منتظر کیا مجھ عزت
دی۔ پر اندیشہ یہ کہ روز قیامت امت میری قبروں سے بے سامان نکلے گی

بل صراط پر کس طرح ان کا گزر ہو گا۔ فرمان ہوا غم اس کا دل پر لاؤ جس طرح
تم کو براق بھیج کر بلایا ہے ایسے ہی ہر ایک کے واسطے براق بھیج کر سوار کر کے جنت
میں داخل کرینگے آپ شکر قصد سواری کیا براق فی تیری شندی شروع کی اور تم کھائی کہ سوا
نہو کا چھپر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صاب قرآن حضرت نے فرمایا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم میں ہوں۔ جبریل نے کہا اے براق قسم ہے حق سبحانہ کی کہ کوئی پیغمبر
نزدیک حضرت حق سبحانہ کے بزرگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سوار نہیں ہوا
اور تیرے یہ خلاصہ اٹھارہ ہزار عالم کے ہیں۔ مَقْبُطًا وَحُجًى اِلَىٰ عَبْدًا
مَا اَوْحَىٰ اِلَىٰ عَلِيٍّ مَقَامَ ذِي الْقُدَّةِ وَالِي حَرَمٍ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنَىٰ اَیْنَ۔ براق یہ کلام سنتے ہی کانپنے لگا اور جبریل سے کہا میرے ساتھ
درستی نہ کر کہ میں حاجت مند ہوں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا
حاجت تیری ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت ہزاروں
براق آپ کی سواری کی تمنائیں کھڑے ہوں گے مباد آپ میری طرف التفات
نفرمادیں اور ان پر سوار ہو کر مجھے داغ رشک کھلاویں حضرت صلے اللہ علیہ
والہ وسلم نے وعدہ کیا کہ میں تجھی پر سوار ہوں گا۔ بعد اس کے پائے
مبارک رکاب میں ڈالا۔ مثنوی

چلا جس دم براق برق برقار مشرف ہو کے حضرت بیک بار
تو سرعت اس کی کیا کہنے کہ کیا تھی نظر تھی برق تھی یا ایک ہوا تھی
بیک لخط بیک لمحہ بیک دم وہ پہنچا مسجد اقصیٰ میں خسترم
آپنے وہاں دیکھا فرشتوں کی جماعت کو کہ واسطے استقبال آپ کے آسمان سے

سے اترے تھے اور انبیاء صفت بائٹظار امام الانبیاء کھڑے تھے۔ حضرت
جبریل نے آپ کو امام کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھوائی بعد فراغ ہونے
کے نماز سے ہر ایک نبی نے تعریفیں حضرت حق سبحانہ کی بیان کیں۔ ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ سب تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ جل جلالہ کے کہ بھیجا مجھ کو
رحمت واسطے سارے جہان کے اور دعوت میری عام کی اور مجھ پر قرآن مجید
نازل کیا کہ سب چیزوں کا اُس میں بیان ہو اور میری اُمت بہتر سب امتوں سے
کی بہشت میں سب سے پہلے جاوے گی اور چھپے سب سے جو دیں ہوں اور شیخ
صدر سے مُتَرَف کیا مجھ کو اور اٹھالیا بوجہ میرا اور بلند کیا ذکر میرا اور کیا مجھ کو سب سے پہلے
ختم کی ساتھ میرے نبوت۔ کہا حضرت ابراہیم علی نبیاء وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ساتھ اُن اوصاف کے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر سب انبیاء
کے پھر آپ نے وہاں سے عروج فرمایا پہلے آسمان پر پہنچے جبریل نے دروازہ
کھلوا یا اسماعیل فرشتہ دربان اُس کا پوچھنے لگا کہ کون ہے جبریل نے کہا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ پوچھا آپ کو بلا یا ہے
جبریل نے اقرار کیا اُس نے دروازہ کھول دیا حضرت آدم سے ملاقات
کی۔ وہاں سے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے حضرت عیسیٰ اور حضرت
یوحنا سے۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف سے جو تھے آسمان پر حضرت
اور یس سے۔ پانچویں پر حضرت اسماعیل اور اسحاق اور یاروہ سے۔ چھٹے پر
حضرت موسیٰ سے ملاقات کر کے جب اوپر متوجہ ہوئے تو حضرت موسیٰ اُتر گئے
لگے۔ حق سبحانہ نے پوچھا کہ سب گریہ کا کیا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ میرے

بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برسات سرفراز کیا اور ان کی اُمت بہت میری
اُمت جنت میں جاوے گی اور آپ اوپر چلے اور مجھے گمان تھا کہ میرے
اوپر کوئی سزاوے گا۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم تھے اُن کو دیکھا کہ تکیہ
کے بیت المعمور بیٹھے ہیں۔ وہ مقابل کعبہ کے ہی باقوت مُنہ کا۔ ستر ہزار
فرشتے ہر روز اُس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر کبھی نوبت اُن کی تاقیامت نہیں
آنے کی۔ جبریل نے عرض کیا کہ یہ باپ آپ کے ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے
تجیہ سلام کا ادا کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا يَا اِبْرَاهِيْمَ الصَّالِح
وَالنَّبِيَّ الصَّالِح۔ اور حضرت آدم نے بھی اسی طرح فرمایا۔ اور انبیاء نے
مَرْحَبًا يَا اِدْخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيَّ الصَّالِحِ کہا۔ پھر حضرت ابراہیم نے فرمایا
کہ اپنی اُمت کو وصیت کرو کہ زمین بہشت کی قابل زراعت ہے دُخْت بہشت
اس میں لگاویں۔ حضرت نے پوچھا کس طرح لگاویں۔ کہا ساتھ کہنے لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے اور ساتھ پڑھنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کے۔ بعد اُس کے بہت حجاب طے کر کے سدرة المنتہی
کو پہنچایا۔ وہ درخت بیر کا ہے کہ سیر کرے سوار بیچ سایہ اُس کے کے ستر برس
اور پتہ اُس کا سایہ کرنے والا ہی خلق کا۔ اور بعض روایات میں آیا ہے
کہ پتا اُس کا جیسے ہاتھی کا کان اور بیر اُس کا مانند مٹکے شجر کی۔ احاطہ کیا ہے
اُس کو نور اور فرشتوں نے مثل بلخ زریں کے۔ وہیں تک سانی ہی ہر چیز کی
کہ جاتی ہے زمین سے اور وہاں حکم الہی سبحانہ پہنچتا ہے اوپر سے پس مشہور ہوتا
ہے جہان میں اور اُس سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ پانی اور دودھ اور شراب

اور شہد کی اور پُراس کے کوئی نہیں جاسکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جبریل نے کرسی لاکر بچھائی آپ اُس پر جلوس فرما کے متوجہ فوق کے ہوئے جبریل نے کہا کہ اب اوپر جانے کی یہاں سے قدرت نہیں لکھتا ہوں **شعر**

اگر یک سر ہوے ہر تر پریم فروغ تجلی بسوز پریم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حاجت اپنی بیان کرو عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیے کہ پل صراط پر تیرے اپنے فرش کروں تا اُنت آپ کی سہولت گزرے۔ حضرت نبی اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یوں کر اوپر تشریف فرما ہوئے اور مقامِ مستوی میں پہنچے۔ وہاں ملائک جو ادا امر و نواہی لکھتے تھے اُن کے قلموں کی آواز آتی تھی۔ وہاں سے ترقی کر کے عالم نور کو پہنچے۔ براق رہ گیا رُفرف سوار میں تھا۔ معارج النبوت میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرش پر پہنچا بہت حجاب راہ میں آئے۔ رُفرف نے مجھ کو سب حجابوں سے گزرا نا کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ باقی رہا۔ رُفرف کو دیکھا کہ غائب ہو گیا۔ ایک صورت اس کی نمودار ہوئی اُس نے مجھے سوار کر کے اس جگہ سے گزرا۔ پھر وہ بھی غائب ہو گئی میں سر اسیمہ کھڑا رہ گیا۔ اُس وقت ابو بکرؓ کی سی آواز آئی کہ قِفْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ۔ کھڑے رہو اسے محمد یعنی تسکین دل حاصل کرو کہ پروردگار تمہارا رحمت خاص نازل کرتا ہو۔ اس آواز کے سننے سے آرام تمام حاصل ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اس کے خطاب آیا نزدیک ہو مجھ سے تا مرتبہ دُنُو کو پہنچے۔ پھر مرتبہ تَدْنٰی کو پھر

ترقی کر کے خلوت خانہ قَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کو پہنچے اور محرم اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ہوئے۔ **ابیات**
محمدؐ سید کونین صاحب تاج لولا کہ جس کے قد پر کیا چٹ نہ یا خلعت اس کا
مقام عالی اُس کا اور کیونکر فہم جس کے بیان کرتوں میں قاف میں ایک ادنیٰ کا
نہ دست ہم پہنچے پایہ اور اک کو اُس کے ظہور دو جہاں سارہ جس شے کے سراپا کا

شعر
زمین زادہ بر آسمان تاختہ زمین وزماں را پس انداختہ
خاکی و براوج عرش منزل اُمتی و کتاب خانہ در دل
دُکئی نزدیک ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رب العزت کے کیف اور معنی فتدائی کے دور ہونا حجاب کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس حجاب سے گزر گئے نزدیک رب العزت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدار دو کمان کے ہوئی یا اُس سے بھی نزدیک تر ہوئی۔ **مثنوی**

دیکھا وہ جو عقل میں نہ آوے	نہ وہم نہ درک میں سماوے
اللہ سے سنا کلام تدری	پہنچا یا یہاں پیام تدری
بے پردہ و بے حجاب دیکھا	اللہ کو بے نقاب دیکھا
نظر رہ کیا اسی نظر سے	دیکھا دیدار چشم سر سے
جو راز و نیاز و ماں ہوئی تھے	جو ناز و نیاز و ماں ہوئے تھے
ہے اُس کا بیان بیاں سے باہر	ہے اُس کا نشان نشان سے باہر

حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام جو منظور تھی فرما کر دست مبارک آپ کے سینہ بے کینہ پر رکھ کر علومِ اوائل و آخر کھول دئے۔ بعضے علوم اسرار تھے اُن کے اخفا کا حکم ہوا۔ پھر ارشاد ہوا کہ جبریل نے جو تم سے درخواست کی تھی ہم نے قبول کی اور پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا اٹھا بعد مراجعت حضرت موسیٰ نے کہا کہ میری اُمت پر دو وقت کی نماز دو رکعت صبح و شام فرض ہوئی تھی تیسرہ قصور کرتے تھے حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر عرض کر کے پانچ وقت کی نماز کا حکم لیا اور ارشاد فرمایا کہ جو مانگتے ہو مانگو۔ عرض کیا کہ حضرت ابراہیم کو تم نے خلیل کیا اور ملک عظیم دیا۔ اور موسیٰ کو تم کلام کیا۔ اور داؤد کے واسطے مسخر کر دیا لوہا اور پہاڑ اور سلیمان کے تاج کے جن و انس اور شیاطین اور دیا ملک کہ لائق نہیں کسی کو بعد اُن کے۔ اور عیسیٰ کو تعلیم کر دیا تورات اور انجیل اور اچھا کرنا اندھے اور مبروص کا اور پناہ دی ان کو اور ماں اُن کی کو شیطان سے۔ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے تمہیں حبیب کیا اور لکھ دیا توریت میں محمد حبیب الرحمن اور بھیجا تم کو سب کی طرف۔ اور اُمت تمہاری سب اُمتوں سے بہتر کی اور تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا اور مبداء کیا تم کو اور بعثت سب بعد کی۔ اور دیا تم کو سبج مثانی کہ کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ اور ایسے ہی خواہم سورہ بقرہ کی خزانہ عرش سے اور بخش دیا غیر مشرک اُمت تمہاری سے اور جو قصد کرے گائیکی کا اور وجود میں نہ لایا ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور بعد کرنے کے دس نیکیاں۔ اور جو بُرائی کا قصد کرے اور نہ کرے۔ کچھ نہیں لکھتا ہوں۔ اگر کرے تو ایک بُرائی بعد

اُس کے حکم ہوا کہ بہشت کی سیر کرو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال امر کیا۔ پوچھا کہ اپنی اُمت کے مقام دیکھ کر راضی ہوئے۔ عرض کیا کہ بندہ کو طاقت ناخوشی کی اپنے مولا سے نہیں ہی۔ حق سبحانہ نے فرمایا یہ نعمتیں تمہارے دوستوں کے واسطے ہیں آپ کے دشمنوں پر حرام ہیں۔ بعد اس کے طبقاتِ دفع کے ملاحظہ فرمائے۔ پہلا طبقہ بہ نسبت اور طبقوں کے خفیف تھا اُس میں ایسا جوش و خروش تھا کہ پناہ بخدا اگر اُس کی آواز دُنیا میں آئے کوئی جیتا نہ بچے۔ مالک سے آپ نے پوچھا کہ یکس کی اُمت کا ہے۔ مالک خاموش ہوا۔ آپ نے فرمایا صاف بیان کر تاکہ تدارک اس کا کروں۔ مالک نے عرض کیا کہ آپ کی اُمت کا ہے۔ آپ اُمت کو نصیحت فرمادیں کہ گناہ نہ کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب الہی میں عرض کیا کہ الہی جیکہ اُس کے دیکھے نے مجھے ملال ہوا۔ ضعیفوں کو کب طاقت اُس کے عذاب کی ہوگی۔ ارشاد ہوا اے حبیب میرے بنظر حزن اور ملال تمہارے کے دُعا تمہاری قبول کی۔ قیامت کو شفاعت تمہاری سے اتنے گناہگار بخشوں گا کہ کہو گے بس حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کے عرض کیا کہ اگر ایک بھی میری اُمت سے دفع میں رہے گا بہشت سجاؤں گا۔ شاعر

کیا جو ساتھ اُمت کا عنایت کو کہتے ہیں پیہر ہوں ایسے ہوں شفاعت ہو تو ایسی ہو جب آپ مخلص ہو جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہاں کے انعامات ہمارے اپنی اُمت سے بیان کرنا تا عبادت میں چُست رہیں۔ عرض کیا کہ میرے قول کی قصد کون کرے گا۔ حکم ہوا کہ ابوبکر۔ آپ نے صبح کو سارے مشاہداتِ شرب کے بیان

فرمائے۔ اول جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس واسطے کہ
خطاب پایا۔ پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزاوار عنایت سرمدی ہوئے
کفار نے انکار کیا بد بخت ابدی ہوئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ معراج روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار ہوئی
اور ان آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔ ایک بار شب معراج میں دوسری
بار خطبہ میں کہ روز کسوف کے مشاہدہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کی میں نے
آسمان سے طرف بستر کی اور قدیجہ نے کروٹ نہیں بدلی تھی۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجہ اعتدال تھی۔ قطعہ

ہر لطافت کہ نہاں بود پس پردہ غیب ہر صورت خوب عیاں ساختہ اند
ہر چہ بر صفیہ اندیشہ کشد کلک خیال شکل مطبوع تو زیبا تر از ان ساختہ اند
قد مبارک بیانہ تھا۔ رباعی

گو بخت تھے میانہ آپ ولے سب سے معلوم ہوتے تھے بالا
دیکھت جو بلند قد کہتا واہ سُبحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی
سر مبارک بزرگ و کلاں۔ پال سیاہ نہ سیدھے نہ پیچدار۔ گیسو غنبر بو
تازہ گوشت یا سر دوش۔ شعر
نگہت کل وہ دلاکھ جتن سے جتن یعنی تری ہوشل مشک ختن سے خطا

بیت

دارد بے شق مہند و زلف سیاہ و کاکل بسیر چو خامہ مو استخوان ما
معراج میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری سے عرض کیا کہ
جبرئیل کو چھ تنویر عنایت ہوئے مجھے اُس کے عوض میں کیا مرحمت کیا۔
فرمایا کہ ایک تار بال تمہارا بہتر ہے نزدیک میرے اُس کے سب پروں سے۔
خالد نے چند موئے مبارک واسطے برکت کے گلاہ میں سی لئے تھے لہذا ہر جنگ
میں فتیاب ہوتے تھے چہرہ مبارک نورانی ایسا تھا کہ بدر مقابلہ میں جس کے
بے رونق تھا۔ ایسیات

صفا و خوبی عارض تیرے دیکھ کر مردم	ہجرت کہی ہیں گم یسرخ کیا ہے اچنبہ ہے
نہ کا نوں سنا ایسا نہ آنکھوں سے کبھی دیکھا	پری ہے جو ہے غلمان ہر انسان ہر فرشتہ ہے
یہ کیا ہے کیا کہیں کہیں شہادت سے اس کو	غرض حیرت زدہ عقل کیا ہیاں ہوش اڑتا ہے
چمکت کب کسی میں ہے کہ جس کا نور جس میں ہے	نہ نہ مشتری ہے نہ عطارد ہے نہ زہرہ ہے
گماں میں ہم میں اک میں آتا ہے جو جو کچھ	مثال سے تو دنیا کیا کہیں کیا سخت بچا ہے
مناسب کہ چپ ہے اگر کہئے تو یہ کہئے	بشر کی شکل میں نور الہی جلوہ آرا ہے

بیت

کو آخر سخن بالادست اور سوا مرا موکشاں چو خامہ تصویر برد از جام را
ایک روز سوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گم ہوئی۔ آپ تشریف لائے مکان
روشن ہو گیا۔ سوئی مل گئی۔ اشعار

کُلُّ بَيْتٍ اَنْتَ سَاحِبُهُ	غَيْرُ مَحْتِاجٍ اِلَى السُّبْحِ
وَوَجْهَكَ اَمَّا مَوْجِدُ حُجْمَتِنَا	يَوْمَ يَأْتِي النَّاسُ بِالْحُجْمِ

عرق جو حین مبارک سے نکلتا تھا جس زمان سے لگتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا
تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر چند مہمان آئے وہ ان کے واسطے طعام
ایک میلے رومال میں لائے۔ مہمانوں نے تنفر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے اس رومال کو فی الفور توروں میں ڈال دیا۔ بعد ویر کے سفید نکالا لوگ
حیران ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس رومال سے روئے مبارک
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھا ہے اس سبب سے آتش اثر
نہیں کرتی ہے۔ **بیت**

آگ میں جس کے سبب نہیں جلتا ہوا مال اس کی آست پڑی آتش میں ہو چو نہ کر مجال
پیشانی نور انسانی کشادہ تھی۔ ابرو کماندار تھے۔ چشمان زر گیس کمال سیاہ
وسفید و سُرخ تھیں۔ شعر آیت چو سون دہن ہرگز نہ میگنجد زبان ما
بوصف سُر نہ دبالہ دارش چوں بحر آیت

بیت

نگاہ مست تو آنرا کہ مستفید کند ہزار پیر خرابات را مرید کند
توت باصرہ اس مرتبہ میں تھی کہ روشنی اور تاریکی اور مقابل اور پس پشت اور
حاضر اور غائب برابر تھا۔ رخسارے استخوان سے بلند تھی۔ **بیت**
روبر و مہ جس کے کہ شرمندہ تھا مہر تھا یا وہ رخ رخشندہ تھا
بینی مہر از خود بینی دراز اور بلند تھی۔ **بیت**

کمان تھوہ کان نبی لاکہ محبوبی بھرے سُن کشتور جن کا نقش ہو پریوں پرے
اور بیداری اور خواب اور بعید و قریب برابر ملتے تھے۔ شعر

دہن تھا کشادہ نہایت ملیح نمک ایسا لاوے کہاں سے صبح

بیت

کار ساز ان ازل نبی و مہتری را باہم آمیختہ اور ادھنے ساختہ اند
لعاب ہن اباشیریں تھا کہ انس کے گھر میں چادہ شور تھا اس میں ایک قطرہ
ڈالا شیریں ہو گیا۔ کلثوم ابن حصین کے حلق میں جنگ اُصیں تیر لگا آپ نے
آب ہن لگا دیا اچھا ہو گیا۔ محمد بن حاطب کا ماتھے دیگ گرم میں جل گیا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگا دیا۔ صبح و سالم ہو گیا۔ دندان
بارک مانند مروارید کے درخشاں تھے۔ وقت کلام کے ان نور جہر تاتھا۔ شعر
دہن تھا درج یا تو ت دانت سبب ہو تھی صفائی سن کی جن نہیں خی بیان ہو تھی

بیت

خَوَدَتْ تَقَبُّلُ السَّيِّئَاتِ لَا تَقْبَلُ لَمَعَتْ كِبَارِقُ لُغْرِكَ الْمُبَسِّمِ
لب مبارک باریک و نازک تھے۔ **بیت**
کندر و توروشن چشم یعقوب زلیخا لب لعل تو اجیامے کند دین میجرا

بیت

شناخوان لب دندان محبوبیم از عرس کسے از لعل گوہر پر پی سازد دہان ما
ریش مبارک گھنی بھر لیتی تھی سینہ بے کینہ کو۔ **بیت**
وہ گردن آبدار ایسی صراحی دار تھی دیشوار کی جو آبرو دریا میں کھوتی تھی
درمیان دو تون شانوں کے دوری اور خاتم نبوت مثل ضیہ کبک یا تکر عروس
تھی اس میں ایک جانب الْعِظَّةُ لِلَّهِ اور دوسری طرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور درمیان میں تَوَجَّهٌ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ
لکھا تھا۔ سینہ مقدسہ صفا اور قراخ اور علفیں تھا شکم عالی ساتھ سینہ کے
برابر تھا۔

سینہ وا کردہ گلشن چو خراماں گزرد
مبیل زجاں گزرد گل گریباں گزرد
اور سینہ سے تاناف ایک خط باریک موکا نقاش ازل کی دستکاری سے
کھینچا تھا۔ دست ہمایوں دراز تا بزانو تھے۔

عینی سرعجزہ نہیں کم دست یاریں لے
اتھیں جان پڑی پشت خا میں بیت
وہ ہاتھ کٹ گئے ہر انوس ہیات ہر
دل میں بات فی ہر اثر یہ کیسا ہاتھ ہے
اور وہ ہاتھ کیسے تھے کہ ہزار ہا معجزات جن کے ہاتھ میں چنانچہ نکلتا پانی کا
انگشتان فیض بنیان سی اور تسبیح کمناسکریوں کا کف اشرف میں اور شر ہونا قمر
کا اشارہ انگشت اور خاک ڈال مذہاکرنا کفاروں کا ساتھ قبضہ مبارک
کے۔ اور دو ہنگو سفد بے شیر اتم معبد کا۔ رباعی

شق قمر جس کی ہو انگشت میں
سنگ کو گویا کرے جو شست میں
نعت ہو اس شاہ کی پھر کیا بیاں
رفت اباس جازباں ہر میزباں
بیت جلے ہیں پر طائر تقریر کے
بال گلے جاتے ہیں تحریر کے
ایک روز دست مبارک قنَادَةِ بْنِ مَلْحَانَ کے منہ سے نلا تھا۔ چہرہ اس کا
ایسا نورانی ہو گیا تھا کہ عکس ہر چیز کا اس میں نظر آتا تھا۔ لطافت بدن اور
خوشبو عرق تن ایسی تھی کہ جو کوئی مس کرتا معطر ہو جاتا شعر

منار دادرگت زبک زنگ ترا
تن تو ساخت گلابی قبائے تنگ ترا

بیت

تب بھید کھلے گا تری نازک بدنی کا
جب مچھول سحر کو ترے بسترے اٹھیں گے
ان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہرگز میں نے کوئی مشک غریب نہیں دیکھا خوشبو تر
عرق بدن مبارک محبوب باب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جس کو چھیں
گزر فرماتے تھے لوگ خوشبو سے پہچان جاتے۔ اشعار

أَمِنْ أَرْدِيَارِكَ فِي الدُّجَا الرَّقَبَاءُ
إِذْ حَيْثُ كُنْتَ مِنَ الظَّلَامِ ضِيَاءُ
فَلَقَّ الْمُبْتَغَى وَهِيَ وَسْكَ حَسَتْ كُهَا
وَمَسِيرُهَا بِاللَّيْلِ وَهِيَ زَكَا
لَمْ يَلَقْ هَذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا
وَالْأَبْجَاءُ لَكِنَّ فِيهِ حَيَاءُ

شعر

گو منہ کو چھپائی ہو تم جاتے ہو یہاں
پہچان لیا ہم نے یہ رفتار وہی ہے
اور اگر یتیم کے سر پر ہاتھ پھراتے وہ یتیم دیتیم ہو جاتا بہ سبب خوشبو کے اور
عورتیں عرق بدن مبارک کا شیشہ میں کھتی تھیں اور دامنوں کو ملتی تھیں خوشبو
ان سے ایسی آتی تھی کہ نسا بعد نسل نہیں جاتی تھی۔ بیت

کہاں ہر عطر میں خوشبو تر بدن کی سی
یہ یو تو صامت ہر کھزار قدس حق کی سی
بازو مبارک گول گول لطیف و استوار و میا نہ قدم بلند زمین سے تھا اور پشت
پار فنج۔ بیت

کاش سخت طالع رنگ خوابودی مرا
تا بکام دل برپائے تو جابودی مرا

شعر

خایہ مرگاں کا خطر درد نہ آناک بدن
میں کف پا کو ترے پلوں سے سہلا یا کر دے

گوشت بدن شریف کا سخت کھنکھانہ ترشہ سے ساق مبارک بالیک
انگشتان دست و پا درست اور قوی۔ عقب شریف کم گوشت دراز نہ عرض
شجاعت کا کیا بیاں کیجئے کہ کسی جنگ میں ہمنہ نہیں پھیرا اور کسی شخص کا
رعب آپ پر نہیں آیا۔ **مثنوی**

کریں عزم تھے جب بمیدان جنگ تو پھر کانپتے تھے دلیران جنگ
لڑائی میں ہوتے تھے جوتند و تیز تو دشمن کو سوچھے نہ تھا جز گریز
اگر دیکھتارستم داستاں تو ہتھیار رکھ بولست الاماں
شفقت اور رحمت بیچ حق اُمت کے یہاں تک تھی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
فَمَا أَحْسَنَ تَبَرُّنَ اللَّهِ لَكَ لَمْ يَنْتَ لَمْ يَنْتَ لَمْ يَنْتَ لَمْ يَنْتَ لَمْ يَنْتَ لَمْ يَنْتَ
اخلاق تم نے واسطے اُن کے اور فَلَاعَنَكَ بِأَخِيكَ نَفْسِكَ یعنی جان اپنی ہلاک
کرتے ہو اور پر ایمان نہ لانے اُن کے پر اور غرور علیکہ ماعینہ یعنی شوا
ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج تمارا سخاوت کو اس درجہ اعلیٰ
کو پہنچا یا کہ آخر کمال جو دے مخاطب ساتھ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
کے ہوئے یعنی نہ کھولو ہاتھوں کو بالکل۔ غرض دنیا نزدیک آپ کے کمال
بے قدر تھی جو آیا فی الفور صرف کیا۔ **شعر**

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
انفاق حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتر ہیں۔ بیان سے حلم اور عفو اور
انفاق حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتر ہیں۔ بیان سے حلم اور عفو اور
انفاق حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتر ہیں۔ بیان سے حلم اور عفو اور

صلہ رحم اور تواضع اور عدل اور امانت اور عفت و دیانت اور صدق
اور وقار اور مروت اور زہد اور قناعت کے ساتھ موصوف تھے محمدؐ اوصاف
پیغمبروں کے چنانچہ توبہ واستغفار آدم کا شکر نوح کا علم ابراہیم کا صدق
اسماعیل کا حسن یوسف کا صبر ایوب کا اخلاق موسیٰ کا اعتدال داؤد
کا زہد عیسیٰ کا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کہتے تھے اور فضائل مخصوصہ
وہ خصال ہیں کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں کہ جس کے عمل سے مشرف بخطائے
وَاِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ کے ہوئے۔ حضرت عائشہؓ عنہا سے روایت
ہے بیچ تفسیر خلق عظیم کے کہ ہر شخص سے جو قطع کرے اور معاف کر اُس سے
جو ظلم کرے اور نیکی کر طرف اُس شخص کے جو بُرائی کرے طرف تیرے۔ اور
عادت شریف تھی کہ جواب میں ہر شخص کے لبتیک فرماتے تھے۔ اور کام
نکرنے پر ملازمت نہ کرتے تھے۔ اور چیز تلف ہونے سے تاسف نہ کھاتے تھے
مجالس میں موافقت اصحاب کی فرماتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینا لباس کا
پیوند نہ کرنا۔ کفش کا رسی لینا۔ پانی پلانا۔ دودھ دودھنا۔ خادم کی مدد کرنا۔
اپنے ساتھ کھانا آشپز سے خریدنا عادت بابرکت تھی اور فضلات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک تھے۔ بعض صحابہ نے بول اور خون آپ کا پیا
ہے۔ اور بول اور غائط آپ کا زمین گل لیتی تھی اور اُس مکان سے خوشبو
آتی تھی۔ اور اختلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں ہوا اور شہر خضوع پر
اول سلام کرتے تھے۔ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھراتے تھے اور اُس کو کچھ دیتے
تھے اور کبھی سوال کسی فقیر کا رد نہ کرتے تھے۔ اور بزدل موجود اور فقر محمڈ طریقہ

شریف آپ کا تھا اور صفتِ حیا میں انہوں سے زیادہ تھی۔ کبھی کسی کے
چہرہ کو نہ نظر غور نہ دیکھا۔ بسا اوقات بسببِ گرسنگی کے شکم مبارک پر
سنگ باندھا اور بے درپے نان چوس پر قناعت فرمائی۔ بجائے طعام
شب کے گاہے آبِ خرمے پر کفایت کی۔ ایک روز جبریل میں نے حضرت
حق کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ اگر مرضی ہو کہ وہ کو طلا کر ہمراہ کروں۔ فرمایا کہ
جبریل دُنیا گھر اُس کا ہی جس کا گھر نہو۔ اور مال اُس کا ہی جس کا مال نہو۔ تحقیق
جمع کرتا ہی اُس کو وہ شخص عقل سے بے بہرہ ہی۔ شعر
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
معجزات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشمار ہیں۔ بڑا معجزہ قرآن شریف ہے
کہ سراسر اعجاز ہی۔ مثل اوپر اخبار غیب و نقص انبیاء و اقدم پر ہے۔ معجزات
بیان کہتا ہوں گوشِ ہوش سُنو۔ ابنِ عمر سے روایت ہے کہ ہم سفر میں ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھے ایلِ اعرابی ملا آپ نے اُس سے پوچھا کہ کہاں جاتا ہی اُس نے کہا کہ گھر کو جاتا ہی آپ نے اُس سے
فرمایا کچھ رغبت تھے امرِ خیر کی ہے۔ اُس نے پوچھا کہ امرِ خیر کیا ہے فرمایا۔ شہادۃ
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
اُس نے عرض کیا اس دعویٰ پر کون گواہ ہے۔ فرمایا یہ درخت کہ سامنے تیرے ہے
بلکہ اُسے وہ گواہی دے گا۔ اُس نے بلایا وہ درخت زمین حیرت اچلا آیا اور کہا
یہ رسول اللہ ہے کہتے ہیں۔ پھر چلا گیا اپنے مکان میں۔ اور بریدہ کی روایت
میں ہے کہ درخت آگے رسول اللہ کے کھڑا ہوا اور کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ۔ اعرابی نے کہا حکم فرمائیے کہ اپنے مکان میں چلا جاوے آپ نے امر فرمایا

وہ چلا گیا۔ اعرابی نے کہا امر ہو مجھے کہ سجدہ کروں آپ کو۔ فرمایا آپ نے اگر
میں امر کرتا کسی کو سجدہ کا تو امر کرتا بی بی کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو عرض
کیا حکم ہے کہ چوموں ہاتھ پاؤں آپ کے۔ آپ نے اجازت دی۔ بیت
خارشرکاں کا خطر ہے در نہ انا رک بند میں کھنڈ پا کو تیرا کھوں سے سہلایا کروں
جابر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے صحر کو واسطی استنجے
کے کوئی پردہ کا مکان نہ پایا۔ دو درخت سامنے تھے۔ دونوں کی شاخیں پکڑ کر
بٹھ گئے۔ دونوں کچھ آگے اور پردہ کر دیا انہوں نے۔ جب آپ فارغ ہوئے انہیں
اشارہ کیا چلے گئے اپنی اپنی جگہ میں۔

ابو بن مرہ کہتے ہیں کہ ایک درخت آیا اور طویان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پھر چلا گیا۔ پس فرمایا آپ نے اُس نے اذن مانگا کہ سلام کرے مجھ پر۔ ابنِ سعد سے
روایت ہے کہ جب جن مشرف ہوئے انہوں نے گواہ تو حید اور رسالت پر طلب کیا
آپ نے اُس ہی درخت کو ابی دلوادی۔

جابر رضہ کہتے ہیں کہ تھی مسجد نبوی مستف بشاخ خرما۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھتے تھے ستون پر تکیہ لگا لیا کرتے تھے جب مہمربنایا گیا اُس ستون سے
منا رفت واقع ہوئی۔ سنی ہم نے آواز روئے اُس ستون کی مانند نائے کے اور گونج
گئی مسجد آواز اُس کی سے اور لوگ روئے اُس کے رونے سے اور پھٹ گیا یہاں تک
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہاتھ رکھا اُس پر پس خاموش ہوا
پھر فرمایا آپ نے کہ اگر کو دین لیتا اُس کو تو رویا کرتا قیامت بہ سیفِ رقت میری
کے۔ پس امر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفن کرو اس کو پس دفن کیا گیا

نیچے ممبر کے اور حضرت اُس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ شجر
دورم از وصال تو زندگی چکا آید جان بلب نمی آید اس چہنخت جانی با
حسنِ جبت حدیث بیان کیا کرتے تھے رویا کرتے تھے اور کتے تھے بندگان
خداستون رویا اشتیاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں تم آتی ہو کہ شتاق ہو
طرف ملاقات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے شجر
اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من دل من داند من داند دل من

بیت

مشتاقم آں چنان کہ ز تحریر عاجزم چوں گنگ بیدہ ز تقریر عاجزم
بیت تو در دلی بنم این و آن کہ پرازد بجائے جان تو باشی بجان کہ پرازد
انصرتے ہیں تھیں لہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سگریزے وہ نتیجہ کہتے
تھے۔ پھر لیا ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نتیجہ کہتے تھے ہم پھر لیا ہم نے
پس نتیجہ سے خاموش ہوئے بیت

سنگھاندا کتب بو جل بود گفت پیغمبر گو این چیست زود

لا الہ گفت الا اللہ گفت گو ہر احمد رسول اللہ صفت

جابر کہتے ہیں نہیں گزرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور پتھر
پاس گر سجدہ کرتا تھا حضرت کو۔ اور جب آیتہ تطہیر نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اہل بیت کو عجائبی لپیٹ کر دعا فرمائی دیواروں آئین کہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے
بیچ اصحاب کے۔ ایک اعرابی آیا اور گواہ لایا۔ پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ صحابہ نے کہا

رسول اللہ ہیں۔ اُس نے کہا میں ایمان لاؤں گا اگر یہ گواہ ایمان لاوے۔ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گواہ۔ عرض کیا گواہ نے زبان فصیح لکھ کر دے
یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کس کی عبادت کرتی ہو کہا اُس ذات کی کہ بیچ آسمان
کے عرش اُس کا اور بیچ زمین کے بادشاہت اُس کی اور جنت میں حمت اُس کی اور
دوزخ میں عذاب اُس کا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں۔ کہا آپ رسول رب العالمین
خاتم النبیین ہیں۔ تحقیق فلاح پائی جس نے تمہاری تصدیق کی اور رسوا ہوا جس نے
تکذیب کی۔ اعرابی یہ عجزہ دیکھ کر مشرف باسلام ہوا۔

انصرتے ہیں روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تھے ساتھ شیخین کے اُس
باغ میں ایک بکری تھی اُس نے سجدہ کیا رسول مقبول کو عرض کیا خلیفہ اول
نے کہ ہم اتنی سجدہ ہیں واسطے تمہاری اس بکری سے۔ اسی طرح ایک شتر اُس نے
سجدہ کیا حضور پر نور کو اور کچھ عرض کیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عرض کرتا
ہے۔ آپ نے فرمایا شکایت کرتا ہے اپنے مالکوں کی کہ مجھ سے اعمال شاقہ لیتے ہیں
اور اب ارادہ کرتے ہیں میرے ذبح کرنے کا۔ صحابہ مالکوں سے پوچھا انہوں
نے اقرار کیا موافق ارشاد حضرت کے۔ اور غضبناقہ خاص سرور کائنات امیر الفضل
الصاۃ والتسلیمات کی تھی۔ کلام کیا کرتی تھی حضرت اور چرنے جاتی تھی جنگل
میں اُس سے درندے ایک دُور سے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ناقہ رسول مقبول کی ہے
اور بعد وصال آپ کے غضبانے نہ کھایا نہ پیادہ و مفارقت یہاں تک کہ مر گئی
دو فرسخ مکہ کو بکرتوں نے آپ پر سایہ کیا۔ اور جب آپ غار میں وثق افروزی کی
در غار پر و رخت ہما پردہ ہو گیا۔ دو کبوتر آشیانہ گیر ہوئے تا مقصودین کے معام

نہو کہ کوئی اس میں ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحرائیں تشریف رکھتے تھے۔ ایک ہرنی نے پکارا۔ آپ نے پوچھا کیا حاجت تیری ہے کہا اس شکاری نے مجھے صید کیا۔ میری دو بچے ہیں جا کے دودھ پلاؤں۔ حضرت نے فرمایا اس شکاری کو کہ چھوڑ دے اس کو کہ پھر آ جاوے گی۔ اس نے چھوڑ دی۔ وہ گئی اور دودھ پلا کر پھر آئی۔ وہ صیاد اس معجزہ سے حیران ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو ارشاد کرو قبول کروں۔ فرمایا اس کو چھوڑ دے۔ اس نے چھوڑ دیا۔ وہ کہتی جاتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ كَرَّمُ اللّٰهِ۔ اور سفینہ غلام ہمارے حضرت کا صحرائیں اہ بھول گیا۔ ایک شیر ملا اس نے کہا میں غلام رسول اللہ کا ہوں شیر نے اپنی پشت پر سوار کر کے شارع عام میں پہنچا دیا۔ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا کان دو انگشت سے پکڑا۔ دست معجزہ سے اس کے کان میں نشان ہو گیا اور نسلاً بعد نسل اب تک باقی رہا۔ اس روایت کے نشان ہونا بے نشان چیر میں ثابت ہوا اور نشان کئی مبارک کا سنگ میں صحاح میں مصرح ہے۔ اور جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا ہے بیچ خصائص کبریٰ کی اور رزین نے بیچ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب چلتے تھے اور پر سنگ کے نشان ہو جاتا تھا اس میں۔

اور ابن حجر نے بیچ شرح قصیدہ ہمزہ کے بیچ اس مرناظم کے شعر
اَوْ يَلْتَمِزُ التُّرَابُ مِنْ قَدَمٍ اَنْتَ حَيَاءُ بَيْنَ مَسْمَعِهَا الصَّخَوَاءِ
اور ذکر کیا ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے اور پتھر کے نرم

ہو جاتا تھا نیچے قدم شریف کے اور جب چلتے تھے ریتے میں نہیں انفرکرتا تھا خلاف عادت جاریہ کے۔ پس نشان قدم شریف کا سنگ میں ثابت ہوا۔

کمال تعجب ہے فرقہ محدثہ سے کہ باوجود دعویٰ علم کے قدم شریف کا انکار کرتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کسجرات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے
اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا - شاعر
برز مسینیک نشان کف پائے تو بود سالما سجدہ صاحب نظران خدا بود

شعر

کف پا ہر زینے چورسد تو نازنین را بلب خیال بوسم ہمہ عمر آں زمیں را
اور عجب ہے یہ کہ یہ فرقہ ذکر شریف ولادت اور معراج و معجزات و وفات المرسلین محبوب ب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مانع ہے۔ بعض مکروہ تحریمی فتویٰ دیتا ہے اور بعض اطلاق بدعت سیئہ کا کرتا ہے حالانکہ ذکر خیر مولد شریف و اخلاق لطیف اور معجزات و وفات منیف علیہ مبارک جناب مستطاب حضرت محبوب اب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہ ذکر خالق السموات والارضین جل جلالہ وعم نوالہ ہے اور ذکر حق سبحانہ کا واجب ہے ساتھ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا اللّٰهُ ذِكْرًا كَثِيرًا وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْدًا۔ اس واسطے کہ امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر کتب پنج تصریح کیا ہے اس علم اصول میں کہا بیچ توضیح کو امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر علماء کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلْيُحَذِّرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ اَنْ يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ چاہئے کہ میں لوگ کہ خلاف کرتے ہیں امر حق

پہنچنے بلا یا عذاب الیم سے۔ سمجھا جاتا ہوا اس کلام سے خوف پہنچنے فتنہ یا عذاب کا بسبب مخالفت امر کی اس واسطے اگر نہ تو تیار خوف تو عبت ہو جاوے تو خیر پس ہوا امور واجب اس واسطے کہ نہیں اور ترک غیر واجب کی خوف فتنہ یا عذاب کا تمام ہوئی عبارت توضیح کی اور دلیل اس امر کی کہ ذکر عالی حضرت سرور مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر حق سبحانہ کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو قاضی عیاض نے شفا میں روایت کی ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریل ہیں کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ جانتے ہو کیونکر بلند کیا میں نے ذکر تمہارا میں نے کہا کہ اللہ دانائے ہے۔ عرض کیا جبریل نے کہ فرمایا ہے کہ جب کر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے۔ کہا ابن عطاء نے کہ گردانائیں نے تمام ایمان ساتھ ذکر اپنے کے ساتھ تمہارے۔ اور کیا میں نے تمہارا ذکر ذکر اپنا۔ جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ تمام ہوئی عبارت شفا کی۔

اس سے صاف معلوم ہوا جو ذکر خدا و رسول سے معرض ہوا اور مکروہ و حرام کے دشمن خدا و رسول کا ہے خدا محفوظ رکھے صحبت اُس کی سے مسلمانوں کو اس سبب سے کہ محب ذکر محبوب سے خوش ہوتا ہے اور ذکر دشمن کا مکروہ جانتا ہے۔ شعر

أَعِذْ ذِكْرُنَا لِنَا أَنْ ذِكْرُكَ هُوَ الْمُسْلِكُ مَا كَرِهَ اللَّهُ يَتَضَقُّ
مشہور ہے جنگ اُحد میں کچھ قتادہ کی نکل پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے رکھ دی اچھی ہو گئی۔ ایک بندھا آیا اُس نے عرض کیا کہ آپ کا فرما کہ میری آنکھیں ہو جائیں آپ نے فرمایا و صلو کر اور نماز ادا کر بعدہ یہ دعا پڑھ۔ اللہ

إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالتَّوَجُّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٌ بِبَيْتِ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي
التَّوَجُّهُ إِلَى رَبِّكَ أَنْ يَكْشِفَ بَصَرِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ قَالَتْ فَخَرَجَ فَقَدْ
كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ۔ یہ حدیث صحیح ستہ میں موجود ہے اس سے ثابت
ہوا کہ یا محمد یا رسول اللہ کننا درست ہے۔ منکر ہونا ناساے اٹھا کر ناپا ارشاد رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یا مَسْئُولُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ إِنَّمَا الْقَوْلُ
وَالْفَلَاحُ لَدَيْكَ۔ اشعار

بے سلام آدم جو اہم دہ	مرہے بردل خسراہم نہ
بس بود حباہ و احترام مرا	یک جواب از تو صد سلام مرا
گر ز فتم طریق طاعت تو	ہستم از عاصیان اُمت تو
رحم کن برین و فقیری من	دست بکشاید ستگیری من
آدم زید بار عصیاں پست	افتم از پا اگر نگیری دست
عفو نہ را شہناکت اہ مرا	دسمدم دور کن سیاہ مرا
جلوہ سے نما برائے خدا	رسم فرما بے ستمند گدا
جائے وہ در حرم خویش مرا	مرہے بخش سینہ ریش مرا
اشعرا خواہم از شوق دست بوش مرد	دست بیرون کن از میان برد
مہر روئے تو ہوش برد ز من	بنما روئے خود ز برد زمین
چوں توئی دیدہ وریباغ بلبل	ہیچو نرگس ز سرمہ بازغ

سُویم افکن ز رحمت نظرے	باز کن بر رحم ز لطف درے بیت
ہر چند نیم لائق درگاہ سلاطین امید یابد	شاہاں جو عجب بنوازند گدا را گاہے بیگا

بیت

اگرچہ طاقت یک گردش نگاہ نیست خدا کند ہمہ نازش بجان من باشد
ازاں طرف نیز د کمال تو نقصاں وزین طرف شریف روزگار من باشد
ایک شخص کو استقا ہو گیا اُس نے آدمی کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ
آپنے ایک چٹکی خاک کی اٹھا کر اُس پر تھوک دیا پھر اُس کے قاصد کو عنایت فرمائی
اُس نے لے لی تعجب کر کے اور جانا کہ حضرت نے مہنسی کی۔ پھر جا کر اُس کو دی
اُس نے پانی میں گھول کر پی لی وہ اچھا ہو گیا۔
فریک کے باپ کی آنکھیں بالکل اندھی ہو گئی تھیں حضرت نے اپنا آپ من لگا دیا
بنا ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس کو دیکھا اسی برس کی عمر میں اور دھاگا
سوئی میں پروتا تھا۔ حضرت مرتضیٰ علی کی آنکھیں کھتی تھیں دن خیر کے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ من لگا دیا شفا حاصل ہوئی۔ سلمۃ بن الاکوع کی پٹی
ٹوٹ گئی جنگ خیبر میں حضرت نے آپ من لگا دیا ثابت ہو گئی۔ زید بن حاذ کے
پاؤں میں تلوار لگی ٹخنے تک پہنچی۔ لعاب من مبارک سے صحت ہوئی۔ حضرت علی
مرتضیٰ سخت بیمار تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور لات ماری
پھر وہ بیمار نہ ہوئے کبھی۔ دن بدر کے ابو جہل نے ہاتھ متوض بن عفر کا قطع کر دیا
بالکل۔ وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر لے آیا حضرت کے پاس۔ آپ نے آپ من مبارک سے جوڑ دیا
اچھا ہو گیا۔ حبیب کے بھی دن بدر کے شانہ پر زخم لگا یہاں تک کہ جھک گیا ایک
طرف کو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کر دیا۔ پھر تھوک دیا
اُس پر صحیح ہو گیا۔ ایک عورت لڑکے کو لائی وہ گونگا تھا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے پانی طلب فرما کر کھلی کی اور ہاتھ دھویا پھر دے دیا اُس کو
اور امر کیا کہ پلا دے اس بانی کو اُس نے پلا دیا۔ پس گویا ہو گیا وہ لڑکا اور بہت
ذی ہوش ہوا۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک عورت لائی اپنے بیٹے دیوانہ کو۔ آپ
اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اُس کے پیٹ سے کیرا سیاہ نکلا اور جنون جاتا رہا۔
ایک عورت نے حضرت سے کھانا مانگا۔ آپ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ نے
آگے سے اٹھا کر اُس کو عنایت کیا اور وہ بے شرم تھی اُس نے عرض کیا کہ اپنے
منہ کا نوالا مجھے عنایت فرمائیے۔ حضرت نے نوالہ منہ سے اپنا عنایت کیا اور
عادت شریف تھی کہ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔ پس کھالیا اُس
عورت نے۔ پس کوئی عورت اُس سے مدینہ میں غالب حیا میں تھی۔ حضرت مرتضیٰ علی
کے واسطے دعا فرمائی کہ الی جاڑے گرمی سے انہیں نگاہ رکھ۔ پس پھر حضرت
علی کہہ رہے تھے بیچ جاڑے کے کپڑے گرمی کے اور گرمی میں کپڑے سردی کے
اور اُن کو نہ گرمی لگتی تھی نہ سردی۔ اور دعا فرمائی واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنها کے کہ الی بھوک ان کو نہ لگے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد بھوک
مجھے کبھی نہ لگی۔ عبد الرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی فرمائی۔ عبد الرحمن
کہتے ہیں۔ اگر میں پتھر اٹھاتا ہوں تو اسید یہ ہوتی ہو کہ اس کے نیچے سونا پائوں گا
اور اس قدر فتوح اللہ تعالیٰ نے ان پر کی کہ بعد مرنے کے اُن کے اسی اسی ہزار
ہزرتی بی کو پہنچے اور چار سیبیاں تھیں۔ اور بعضی روایت میں کہ لاکھ لاکھ سیبیاں
علی ہذا القیاس معجزہ پیشار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں۔
کتبہ بیٹھ میں مرقوم ہیں۔ بمقتضای شہادت نمودنہ نوراً پندہ دلوں پر ہوا۔

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے اور
 مدینہ شریف میں تشریف لائے۔ دو شنبہ کو چھبیسویں تاریخ بمقامہ روم کے
 واسطے ارشاد کیا۔ ستائیسویں کو آپ کو تپا ور در در لاحق ہوا۔ سلخ صفر کو
 اپنے ہاتھ سے نیزہ بنا کر اُسامہ کو دیا اور فرمایا غزاکریج راہ خدا کے۔ حضرت
 ابو بکر اور عمر اور عثمان کو حکم کیا کہ اُسامہ کے ساتھ جاویں۔ دسویں تاریخ ربیع الاول
 کی تپا ور در دوسرا غلبہ ہوا۔ گیارہویں تاریخ اُسامہ رخصت ہوئے کو حاضر
 ہوئے۔ آپ شدت مرض سرطان کلام کی نہیں کہتے تھے ہاتھوں کو آسمان
 کی طرف اٹھا کر دعا فرمائی۔ اُسامہ لشکر میں جا کر رات کو رہے۔ بارہویں تاریخ
 آستانہ علیا پر حاضر ہوئے۔ اُس دن آپ کو فی الجملہ مرض سے تخفیف ہوئی
 تھی۔ اُسامہ کو رخصت کر کے فرمایا۔ غزاکر ساتھ برکت اللہ کے۔ جب تیاری کوچ
 کی۔ اُسامہ کو ام ایمن والدہ اُن کی نے پیغام بھیجا کہ مزاج اشرف حضرت
 کا نہایت علیل ہے۔ اُسامہ ارادہ سفر کا فسخ کیا اور اصحاب جلیل القدر نے
 مراجعت کی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت نے خبر انتقال کی فرمادی
 تھی۔ اُن سے فرمایا تھا کہ جبریل کے ہر سال ایک بار رمضان میں قرآن کے
 دور کیا کرتے تھے۔ اس سال میں دوبار اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب
 اس جہان سے انتقال کروں گا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
 مجھ کو درمیان حیات دنیا کے اور لقاء اپنی کے خیر کیا تھا۔ میں نے لقاء الہی
 اختیار کی۔ جب میں یہاں سے انتقال کروں تم مجھ کو غسل دینا اور جس قدر پانی

ناف میں سماوے میری اُس کو پی لینا تا میراث علوم پیغیروں کی تم کو حاصل
 ہو۔ اور شواہد النبوت میں لکھا ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے پوچھا سبب حافظہ کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد غسل کے حضرت
 کی ہلکوں میں پانی مجتمع ہو گیا تھا میں نے پی لیا یہ برکت اُس کی ہے۔ ایک رات
 میں ہے کہ چار شنبہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس اور
 حضرت علی پر تکیہ لگا کر مسجد میں تشریف لا کر بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ اے لوگو
 عنقریب اس جہان سے کوچ کرتا ہوں جس کا حق میرے ذمہ ہے ہوتا دو کہ ادا کروں
 ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تین اوقیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا
 مجھ سے آپ نے تین اوقیہ اُس کو دلوادے۔ جمعہ کو پھر مسجد میں رونق افروز ہو کر
 خطبہ پڑھا اور سب تبلیغ احکام کی فرمائی۔ پھر حضرت میمونہ کے گھر تشریف
 لے گئے وہاں زیادہ غلبہ مرض کا ہوا۔ وہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر
 رونق افروز ہوئے اُن کو درد بہر تھا اُس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا اگر
 موت تیری واقع ہووے اور میں زندہ رہوں استغفار کروں واسطے تیرے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ افسوس آپ پر نامیرا چاہتے ہیں اگر موت میری
 ہووے اُسی دن عوسی کریں آپ غیر سے۔ شہر
 در مردغم این نالہ از رفتن بہشت از یار جدا می شوم این نالہ از انست
 حضرت نے فرمایا بلکہ تا سہ انتقال میرے کا کہ قریب ہوا اور تو زندہ بہشت
 رہے گی بعد میرے۔ میں نے قصد کیا ہے کہ ابو بکر کو خلیفہ کروں پنا تا بعد میرے تراغ
 نہو۔ پھر دل میں کہا میں نے کہ موافق مرضی میری کے ہووے گا اور اللہ تعالیٰ

کفایت کرے گا۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ کے گھر تشریف لے گئے وہاں زیادت مرض کی ہوئی ارشاد کیا کہ کل میں کہاں رہوں گا ازواج مطہرات مرضی معلوم کر کے عرض کیا کہ خانہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا وفاق افروز ہو جائے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے بستر ناتوانی پر استراحت فرمائی۔ بیت

گرے بس فرش رنجوری پہ ایک بار طیب جاں ہوئے ہائے یوں بیا
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بیمار داری میں شرف حاصل کرنے کا ائید ہوں۔ فرمایا یہ امر ازواج پر شاق ہوگا۔ اور شدت مرض سے حضرت بیکار تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ حالت ہم میں سے کسی پر ہو کیا حال ہو۔ فرمایا اے حبیبہ یہ مرض صعب ہے۔ حق تعالیٰ مخصوصوں پر اپنی بلا سخت نازل کرتا ہے اور اُس کے مکافات میں بڑے رتبے عنایت فرماتا ہے۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر منبر پر بیٹھے پس فرمایا اے اہل بندہ کو اللہ تعالیٰ نے مخیر کیا دُنیان و دنیا اور آخرت کے اُس نے تقار الی اختیار کی پس وئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور کہا فدا ہو ویں باپاں میرے آپ۔ تعجب کیا ہم نے حضرت ابو بکر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کرتے ہیں کسی بندہ کا او بیرو تے ہیں۔ پیچھے معلوم ہوا کہ مخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جاننے والے تھے۔ ایک دن حضرت اُم الدرداء نے پوچھا کہ میرے مرض کو لوگ کیا تشخیص کرتے ہیں۔ عرض کیا ذات الجنب کہتے ہیں۔ فرمایا یہ تشخیص غلط ہے۔ یہ مرض اثر زہر کا ہے کہ یہودیہ کے گوشت میں ملا کر کھلایا تھا خیبر میں

اثر زہر کا اس وقت ظاہر ہوا واسطے پانے درجہ شہادت کے تھا کہ یہ کمال بھی حاصل ہو جاوے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سعید خدری کہتے ہیں آپ ایام مرض میں لیٹے تھے میں نے تپ کے معلوم کرنے کے لئے ہاتھ اوپر چادر کے رکھا اس قدر گرمی تپ کی تھی کہ ہاتھ میرا جل گیا۔ بعد اس کے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر کان میں کچھ کہا۔ حضرت فاطمہ نے رو کر کہا بیت جانے کا جو قصد بادشہ ہے آنکھوں میں میری جہان سیہ ہے

حضرت نے اور کچھ کان میں کہا وہ یہ تھا کہ تو جلدی مجھ سے ملے گی بھرت فاطمہ نے یمن کر خوش ہوئیں۔

انہی کہتے ہیں کہ جب شدید ہوا مرض حضرت پر کہ بیہوش ہوئے لگے۔ کہا حضرت فاطمہ نے افسوس کیسی سختی ہے مرض کی میرا باپ پر۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اس دن کے تکلیف ہرگز نہ ہوگی تیرے باپ پر۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
ایام مرض میں بلال ہر وقت نماز کی آپ کو خبر کرتے تھے آپ مسجد میں تشریف لے جا کر نماز جماعت کی پڑھوایا کرتے تھے۔ آخر مرض میں بسبب شدت مرض کے تین روز مسجد میں آ سکے۔ نماز عشا میں بلال نے عرض کیا اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آپ نے فرمایا اب آنے کی طاقت نہیں ہے۔ ابو بکر کو کہو کہ نماز پڑھاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر رقیق القلب ہیں آپ کے مقام پر کھڑے نہو سکیں گے۔ عمر کو کہو آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کہ ابو بکر کو کہو۔ بلال روتے ہوئے آئے اور حضرت ابو بکر کو کہا کہ حضرت نے تمہیں حکم امامت کا فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں آپ کے مرض میں پڑھوائیں اور امامت صغریٰ دلیل پر خلافت کبریٰ پر۔ پس اپنے اپنے سامنے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو قائم مقام اپنا کیا اور رض جلی اور خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یہ حدیث صحیح ہے۔ أَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهٖ وَأَبُو لُعَيْمٍ فِي فُضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَالْخَطِيبُ فِي تَارِيخِ التَّلَخِيصِ ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِدْجَاءُ نَفَرَ اللَّهُ وَالْفَتْحُ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ هَذَا الزَّمَانُ مِنْ بَعْدِهِ لَمْ تَنَازَعْنَا فِيهِ قُرَيْشٌ وَإِنْ كَانَ لِغَيْرِنَا سَأَلْنَاهُ أَوْ صَاحِبًا قَالَ لَا قَالَ الْعَبَّاسُ فَحَيَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ أَبَا بَكْرٍ خَلِيفَتِي عَلَى دِينِ اللَّهِ وَوَصِيَّهُ وَهُوَ مُسْتَعْرَضٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا تَقْتَدُوا وَتَقْلَعُوا وَاقْتَدُوا بِهِ تَرْتَدُّوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا دَخَلَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَسْرَائِهِ وَلَا وَادَّسَرَ عَلَى أَمْرِهِ وَلَا اغْتَانَهُ عَلَى شَأْنِهِ إِذْ خَالَفَهُ أَصْحَابُهُ فِي إِرْتِدَادِ الْعَرَبِ إِلَّا الْعَبَّاسُ قَالَ فَوَاللَّهِ فَمَا عَدَلْتُ رَأَيْتُهُمَا وَجَزَّ مَهْمَا رَأَى أَهْلُ الْأَرْضِ أَجْمَعِينَ ترجمہ۔ روایت کیا ہے ابن مردویہ اور ابو نعیم نے بیچ فضائل صحابہؓ کے اور خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی سورہ اِذَا جَاءَ آتِیَ عَبَّاسُ طَرَفَ عَلِيٍّ کے۔ پس کہا چلو ہمارے ساتھ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اگر ہو کہ امر خلافت کا واسطے ہمارے

بعد حضرت کے نہ جھگڑا کریں ہم سے بیچ اُس کے قریش۔ اور اگر ہو سے واسطے غیر ہمارے کے سوال کریں ہم حضرت سے وصیت لینے واسطے۔ کہا حضرت علی نے میں نہیں جاتا۔ کہا حضرت عباسؓ نے کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پوشیدہ میں نے ذکر کیا خلافت کا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے کر دیا ابو بکر کو خلیفہ میرا اور وصی اوپر دین اپنی کے اور وہ خلیفہ ہوں گے پس فرمانبرداری اور اطاعت اُن کی کرنا تمہارا اور فلاح پاؤ گے اور پیروی کرنا اُن کی راہ راست پاؤ گے۔ کہا ابن عباس نے پس موافقت مکی حضرت ابو بکر کی اور عقل اُن کی کے اور تقویت مکی اوپر امر اُن کے کے اور مدد نہیں کی اوپر امر اُن کے کے۔ جب خلافت کیا تھا اُن اصحاب اُن کے نے بیچ مقدمہ مرتد ہوئے عرب کے مگر عباسؓ نے کہا ابن عباس نے پس قسم پر اللہ کی کہ نہیں برابر ہوئی عقل اور دانائی اُن دونوں کی عقل لوگوں ساز زمین والوں کی بلکہ سب سے زیادہ بھتی۔ تمام ہوا ترجمہ حدیث کا۔

اور انہیں دونوں میں جبریل نے آکر عرض کیا کہ جناب الہی نے مزاج مبارک پوچھا ہے۔ فرمایا نہایت محزون ہے۔ اسی طرح دو دن اور جبریل مزاج پرسی کے واسطے حاضر ہوئے۔ تیسرے دن ہمراہ اسماعیل اور عزرائیل کے حاضر ہو کر استفسار مزاج مبارک کیا۔ اور عرض کیا کہ عزرائیل دروازہ پر حاضر ہو اذن آنے کا مانگتا ہے قبل آپ کے نہ بعد آپ کے کسی سے اذن اس نے نہیں مانگا۔ حضرت نے حکم فرمایا کہ الموت حاضر ہوا اور سلام کر کے عرض کیا کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے آپ کا فرمانبردار کیا ہے اگر مرضی مبارک ہو روح کو آپ کی قبض کر کے عالم بالا کو پہنچاؤں الامراحت کروں

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کی طرف دیکھا۔ جبریل نے غرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے عالم آرائے کا مشتاق ہے۔ حضرت غزرائیل کو ارشاد کیا کہ توجہ امر کا مامور ہے بجالا۔ ملک الموت قبض روح میں مشغول ہوا سکرانہ موت سے رنگ چہرہ نازنین کا گاہے سرخ گاہے زرد ہوتا تھا اور جبین میں پر عرق آتا تھا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اجل نعم خداوندی سے ہے کہ حضرت نے وفات پائی میرے گھر میں میری نوبت میں اور درمیان سپینہ اور گردن میری کہ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا درمیان آب بن میرے کہ اور حضرت کے نزدیک وفات کے عبدالرحمن بھائی میرا آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ دے ہوئے بیٹھی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ حضرت مسواک دیکھتے ہیں۔ اور میں جانتی تھی کہ حضرت دوست رکھتے ہیں مسواک میں نے عرض کیا کہ آپ کو مسواک نہ لیں۔ آپ نے اشارہ کیا میں نے لے کر حضرت کو دی وہ سخت تھکی میں نے نرم کی اپنے دندان سے۔ حضرت نے اپنے منہ میں لے کر استعمال کیا اور آپ کے سامنے لگن تھا پانی کا۔ دونوں تھک پانی میں ڈال کر منہ کو ملا اور فرمایا تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَوْتَ کی تکلیفیں ہیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر کہا اختیار کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو۔ اور انتقال فرمایا اور جھک گیا دست مبارک اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ مشعر

اِنْ قَالَ لِيْ مَوْتُ مِتُّ سَمْعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِإِخْوَانِي الْمَوْتِ أَهْلًا وَمَرْجَبًا
منکر کہ دل بن کہیں پر خون شد بنگر کہ ازیں سرے فانی چوں شد

رباعی

مصحف کبھ پابہ و دیدہ بدوست با یک اجل خندہ زناں بیرون شد

میت

جنازہ دوش پرانہ وہ رکھ کر لیچلا میرا گماں ہے تختہ تابوت پر تخت سلیمان کا
کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس وقت اے باپ میرے بہشت بریں
جگہ تمہاری اے باپ میرے گئے پروردگار کے پاس کہ حق تعالیٰ نے بلایا ہے
اے باپ میرے طرف تربت کی روتی ہوں اور خبر پہنچاتی ہوں۔ مواءب لدنیہ
میں لکھا ہے کہ وقت وفات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفارقت حضرت عائشہ صدیقہ
کی شاق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تصویر حضرت عائشہ کی بہشت میں کھادی تابوخی تمام
انتقال فرمادیں۔ سبحان اللہ کیا پاس خاطر اپنے حبیب ہے کہ کسی وقت ناخوشی اُن
کی منظور نہیں۔ بعض اصحاب اس حادثہ جانگداز سے مسلوب الحواس ہو کر چنانچہ
حضرت عمر کے شمشیر پہن کر کے کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت انتقال کیا اُس کی
گردن ماروں گا۔ حضرت ابوبکر لوگوں کو پریشان دیکھ کر حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا میں گئے۔ چادر روئے مبارک سے اٹھا کر پیشانی کو چوما اور کہا فدا ہوں
آپ پر والدین میرے پاکیزہ رہے حیات اور ممات میں۔ پھر باہر آکر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی کہ تم بھول گئے اس آیت کو اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّكُمْ
مَعِيَّتُونَ۔ اور بیچ بخاری شریف کے یہ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے بچے اور
حضرت عمرؓ کلام کر رہے تھے لوگوں سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت
عمرؓ کو کہ بیٹھو۔ حضرت عمرؓ نہ بیٹھے۔ پس متوجہ ہوئے لوگ طرف حضرت ابوبکرؓ
کے اور چھوڑ دیا حضرت عمرؓ کو۔ پس کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بعد حمد و

صلوٰۃ کے جو شخص تھا تم میں سے کہ عبادت کرتا تھا حضرت کی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا۔ اور جو عبادت کرتا تھا اللہ کی پس اللہ تعالیٰ زندہ فرمایا ہوا اللہ عزوجل نے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلٰی قَوْلِهِ شَكَرُوْا۔ ترجمہ۔ نہیں ہر محمد مگر رسول تحقیق گزرے ہیں پہلے اُن کے بہت رسول اگر وفات پاویں یا شہید ہو جاویں پھر جاوے گا تم طرف دین اول کے۔ اور جو مرتد ہو گا پس ہرگز ضرر نہ کرے گا کسی چیز میں اللہ جل جلالہ کو۔ اور قریب ہے کہ اللہ جزا دے گا شکر کرنے والوں کو۔

اس آیت کو لوگ بھولے ہوئے تھے حضرت ابو بکرؓ کے پڑھنے سے لوگوں کو یاد ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے سنا اس آیت کو کہ پڑھا حضرت ابو بکرؓ نے جانائیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا بلا شک بعد اس کے تعزیت اہل بیت کو گیا اور کہا کہ سامان غسل کا کرو۔ اہل بیت تیاری غسل کی کی۔ اُس وقت آواز غیب سے اُنِی السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفُّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں کہ تعزیت کرتے ہیں۔ بعد اس کے حضرت علیؓ اور عباسؓ اور قثمؓ اور فضلؓ اور اسامہؓ اور شقرانؓ متولی غسل شریف کہوئے۔ اور کفن کو خوشبو کیا۔ بعد تکفین کے حضرت کو حجرہ شریف میں رکھا اور سب باہر آئے بموجب وصیت کے کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ ایک ساعت مجھے اکیلا چھوڑ دینا کہ پہلے میرے جنازہ کی نماز خد اوند بے نیاز پڑھے گا بیت

من مردہ و دوست در نماز سجان اللہ بخود بنام بعدہ جبریلؑ ساتھ ملا کہ پڑھیں گے پھر تم پڑھو۔ بعد ایک ساعت کے آواز غیب سے آئی کہ اندر آؤ اور نماز پڑھو۔ ہر ایک آتا تھا اور نماز بغیر امامت کے پڑھ پڑھ جاتا تھا۔ وقت چاشت کے دو شنبہ کو بارہویں تاریخ ربیع الاول کی حضرت سرور کا نما علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس دار پر ملال سے انتقال فرمایا۔ دو دن تک نماز نمازیں مشغول رہی۔ چار شنبہ کو حجرہ شریف میں دفن کیا اور قبر مبارک بغلی تھی اشعار
يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ اعْظُمُهُ وَطَابَ مَنْ طَبِيعَتِ الْقَاعِ وَالْاَكْمَرُ
نَفْسِي الْفُلَاةُ لَقَبِي اَنْتَ سَاكِنُهُ فِيهِ الْعَفَاةُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرانے کس طرح تمہارے دل نے قبول کیا۔ عرض کیا حکم ربانی سے چارہ نہیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ فرار پر انوار پر گئیں اور قبضہ خاک پاک قبر اطہر سے اٹھا کر آنکھوں سے لگایا اور یہ اشعار پڑھے۔

اشعار

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ ثُرْبَةَ اَحْمَدٍ	اَنْ لَا يَشْتَمَ مَدَّ الزَّمَانِ غَوَالِيَا
صُبَّتْ عَلٰی مَصَابِيْبٍ لَوْ اَنْفَخَا	صُبَّتْ عَلٰی الْاَيَّامِ صُرْنٌ لِّیَا لَبِيَا

وقت انتقال حضرت کے روز روشن بے نور ہو گیا تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں کوئی روز روشن تر نہوا اُن سے کہ آپؐ داخل ہوئے تھے اور بے نور وہ دن کہ جب انتقال کیا اس جہان سے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منجیر کیا تھا

کہ اگر مرضی مبارک ہو مدفن فیض مخزن بیچ روضہ رضوا کے ترتیب میں اور اگر
اختیار فرمادیں بیچ زاویہ خاک کے آرا مگاہ معین کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ
دل نہیں چاہتا ہی کہ اُمت کو چھوڑ کر نکل جاؤں کہ فرمایا ہے اللہ سبحانہ نے
مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔ جب تک میں ان میں رہوں گا
عذاب نیا اور آخرت اس میں ہیں گے۔ اس بات

یارب سحری رسول کو نین	ادنی ہر مقام جس کا حسین
دے جرعتہ راوق محبت	کھل جائو مجھ پر ہر وحدت
عشق اپنا اور اپنے دوست کا دی	آفت دو جہاں کی بھلا دے
بیہوش کر اپنا میخ دکھا کے	صدقی سے بتول پارسا کے
بے دونوں جان میں امن اور چین	یارب بتو سہل امین
خدا درانتظار حمد یا نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس	محمد خادہم حمد خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کر دے	برہمیت ہم قناعت سے تو ان کر دے
محمد اذ تو میخو اہم خدا را	الہی از تو عشق مصطفیٰ را

يَا سَرِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

تَسْتُ

نامور قلم کار اور معروف صحافی ملک محبوب الرسول قادری کے زیر ادارت
ابلاغ دین کی بین الاقوامی تحریک

آوازِ مشرق
آوازِ اسلامی اور قادیان کا آواز



انٹرنیشنل غوثیہ فورم
زاویۃ قادریہ، پٹانہ، لاہور، پاکستان
0321/0300/0313-9429027 maliboolqadri787@gmail.com